یہ اخبار ہر دوشنبہ کے روز مطبع روزبازار امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار ہذا

قیمت اخبار و رسالہ قانونی معہ محصول ڈاک ۱۰ر

قیمت صرف اخبار " ۸ر

" طلباء اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق ۶ر

قیمت صرف رسالہ قانونی " ۱ر

بغیر رشہ شماہی یا سالانہ چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔ اور چندہ ختم ہونے پر باضابطہ اطلاع کے بعد اخبار بند کر دیا جاوے گا۔ نمونے کا پرچہ ایک آنہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جا سکتا ہے۔

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔ مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج کیجائینگی۔ اعلیٰ درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جاوے گا۔ +

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر پسر منڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ سے بھیجا جائے۔ ورنہ مطبع ذمہ وار نہ ہوگا۔ +

وکیل

THE VAKIL AMRITSAR

نمبر ۸ | امرتسر۔ مورخہ ۲۴ مئی ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ | جلد ۳

وکیل

امرتسر۔ مطبوعہ ۲۴ مئی ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ

جنگ روم و یونان کا دوسرا ہفتہ

ای رو بھک چرانہ نشستی بجائی خویش۔ باشیر پنجہ کردی و دیدی سزائے خویش۔

جب سے عساکر عثمانیہ نے ملونا پاس پر قبضہ کر لیا ہے وہ برابر یونانیون کی قلمرو مین بڑھی چلے جاتی ہین اور اب تہسلی کا دارالسلطنت اونکے قبضہ مین ہے۔ اگرچہ پچھلے ہفتہ مین کچھ جنگ ہوئی مگر لاریسا بلا کسی کشت و خون کے ترکون کے ہاتھہ آگیا۔ اور یونانی ماری ڈر کے بھاگ گئے۔

جمعہ کے دن علی الصباح ترکون نے مقام مائی پر حملہ کیا۔ اس مقام کو قصبہ یا قریہ تو نہین کہہ سکتے البتہ ایک مختصر سا پہاڑی مقام ہے جس میں ایک چھوٹا سا گرجا واقع ہے۔ اور چند سرد اور شیریں پانی کے چشمے بھی موجود ہین۔ لڑائی صبح سے شام تک متصل جاری رہی۔ اور یونانی فی الجملہ میدان مین ارٹے رہے۔ ولیعہد یونان (کمانڈر انچیف) اور پرنس نکولس بھی میدان جنگ مین موجود تھے۔ اور کہا جاتا ہے کہ پرنس نکولس نے بہت کچھہ جوانمردی دکھائی۔ یونانیون کے میمنہ کا سردار کرنیل میوسا میکلس تھا جس کے تحت مین آٹھہ ہزار پیادہ فوج تھی۔ اور میسرہ کا کمانڈر کرنیل سٹراس تھا جسکے زیر کمان پانچ ہزار جوان تھے۔

توپخانہ مین ۳۶ توپین تھین جو مائی کی سڑک سے دلیلر تک فوجی آئین کے مطابق لگی ہوئی تھین۔ علاوہ اس فوج پیادہ کے پانچ دستہ سوارون کی فوج کے تھی جنکی تعداد بھی پانچہزار سے کم نہ تھی۔ اسکے مقابلہ مین ترکون کی کل پیادہ فوج نو ہزار سے زیادہ نہ تھی۔ اور فقط تین ہزار رسالہ کے سوار تھے اور توپین ۲۴ تھین۔ (ریوٹر کا کارسپانڈنٹ اب دنیا کو کیا منہ دکھائیگا جو ترکون کی ہر ایک فتح کو اونکی کثرت تعداد سے منسوب کرتا تھا) طلوع آفتاب سے دوپہر تک آتشباری مسلسل طرفین سے جاری رہی مگر قریب ایک بجے ترکون نے یونانیون کے میمنہ پر حملہ کیا۔ اور شام کے چھہ بجے عساکر عثمانیہ نے اونکا میمنہ اور میسرہ بڑی جوانمردی کے ساتھ توڑ دیا اور قلب لشکر مین بھی سخت تزلزل واقع ہوگیا۔ اس موقع پر ترکون کے سوارون نے واقعی بساست اور جوانمردی کی داد دی اور ایسے متواتر حملے کیے کہ معاندین کے چھکے چھوٹ گئے۔ اگرچہ لڑائی کم و بیش رات تک جاری رہی۔ مگر شام کو قریب چھہ بجے کرنیل میوسا میکلس نے کرنیل سمولینسکی کمانڈر ڈویژنی کو ایک تار اس مضمون کا دیا "مجھے سخت شکست ہوئی ہے اور کرا کلر کیجانب جا رہا ہون تم اپنی عقل اور قیاس کے مطابق کام کرو" لڑائی کی یہ صورت دیکھکر ایک مجلس کل افسران فوجی کی منعقد کیگئی۔ جس کے صدر انجمن ولیعہد یونان تھے۔ (اینجنین اصحاب بلید رسولے اینجنین) جنہون نے یہ قرار دیا کہ ٹرینود کی طرف بھاگ جانا قرین مصلحت ہے۔ چنانچہ ایسا ہی عمل مین آیا (اور وہ فوجین جو قسطنطنیہ مین اپنا علم گارڈ نے گھر سے نکلی تھین نہایت ذلت کے ساتھہ کمال سراسیمگی مین اولٹی پائون بھاگ گئین) مقام دلیلر پر جو جنگ ہوئی اوسکی یہ صورت ہے کہ عساکر ترکی کے کمانڈر نے جب دیکھا کہ مخالف کا میسرہ کسیقدر نسبتاً کمزور ہے تو اُس نے یہ عقلمندی کی کہ ایک دستہ فوج پیادہ کے ساتھہ فقط اوسی پر حملہ کیا اور اپنی فوج کو حکم دیا کہ اوپر یک لخت نہ جا پڑے بلکہ برخلاف اسکے دو دو کے سپاہی اوپر یکے بعد دیگرے حملہ آور ہون جسکا فائدہ یہ ہوا کہ یونانیون کا توپخانہ اور بارود مفت مین ضائع ہوتا گیا۔ کیونکہ ترکی سپاہی جو دو دو کے حملہ پر جا رہے تھے اپنے آپ کو فوجی قاعدہ کے مطابق بچائے جاتے تھے۔ برخلاف اِس کے یونانی جو یرا باندھے ہوئے سامنے کھڑے تھے ترکون کے توپخانہ کی زد سے بالکل نہ بچ سکے۔ اور ترکون کی ایک گولی بھی ضائع نہ گئی۔ ترکی افسر کی اس ہوشیاری اور یونانیون کی حماقت کا یہ نتیجہ ہوا کہ اونکی صفین بالکل ٹوٹ گئین اور اونکے پائون اکھڑ گئے اور بہت سراسیمگی اور بدحواسی مین اونھین میدان جنگ سے بھاگنا پڑا۔ اور ترکون نے بڑی پھرتی اور سرعت سے یکے بعد دیگرے اونکے مورچون پر قبضہ کر لیا۔ اتنی بڑی لڑائی مین ترکون کے فقط دس جوان کام آئے اور ۴۰ زخمی ہوئے۔ اور یونانیون کے مقتولین اور مجروحین کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ میسرہ کا یہ انتظام کر کے ترکی کمانڈر نے دو دستے پیادہ فوج کے قلب لشکر پر بھیجدیئے جنھون نے جاکر اونکو نہایت کشت و خون کے ساتھہ پسپا کیا۔ جب قلب اور میسرہ پر یونانیون کو ایسی فاش شکستین ہوئین تو ترکون نے آسانی کے ساتھہ پاس کے دو قصبون پر قبضہ کر لیا۔ یونانیون کی یہان تو یہ گت ہوئی۔ اب اوس فوج کا

حال سنئے جو مقام نذیرو سے آئی تھی۔ اونہون نے اول مقام دماسی سے سخت شکست کہائی جب وہان سے پسپا ہوئی تو چاہا کہ ویجلا پر قبضہ کرین۔ مگر وہان سے بہی ترکون نے مار کر بہگا دیا۔ حمدی پاشا جنہون نے یہ پچہلی دو شکستین دی تہین ان بہگوڑون کا تعاقب کرتا ہوا اپنے صدر مقام کاریا سے مارشل اوہم پاشا کی فوج مین جا ملا اور دونون جنرلون نے باتفاق ہمدگر سنیچر کے روز صبح کے وقت ٹرنیود پر قبضہ کر لیا۔ جسے یونانیون نے ایک دن پہلے بوقت شب بلا کسی حملہ کے ڈر کے مارے خالی کیا ہوا تہا۔ اوس روز یعنی سنیچر کو جو تار اوہم پاشا نے قسطنطنیہ کو بہیجا اوسکے الفاظ یہ ہین "لیڈاکی کا پہاڈ جو بڑا کار آمد مقام شمال مین واقع ہے۔ ہمارے سپاہیون نے ۲۳ ماہ حال کو لے لیا ہے۔ حمدی پاشا کی فوج مقام کاریا سے آکر مقام ملاری مین ہماری فوج سے آ ملی ہے۔ اور ہماری فوج نے قصبہ ٹرنیود پر جو لاریسا سے دو گہنٹہ کی مسافت پر واقع ہے آج کے روز قبضہ کر لیا ہے۔

اوہم پاشا نے جو دوسرے روز یعنی اتوار کو سرکاری طور پر قسطنطنیہ کو مراسلہ بہیجا تہا اوسکے الفاظ یہ ہین:- "لاریسا حضرت اقدس کے قدمون کے تلے ہے۔ ہماری دستہ سواران نے اوسپر بلا مزاحمت قبضہ کر لیا ہے۔ یونانی مارے خوف کے چہوڑ بہاگے ہین۔ اور ہمکو بہت سا سامان جنگ اور بارود یہان ہاتہہ لگا ہے"

اوہم پاشا خود استعجاب ظاہر کرتے تہے کہ یونانیون نے ایسا مضبوط مقام کیونکر اس طرح چہوڑ دیا۔ مگر حق یہ ہے کہ یہ سب کچہہ اس حکمت عملی کا ثمرہ ہے جو ترکی کمانڈر نے بعد فتح ولیلر کی تہی۔ اور وہ یہ تہی کہ مارشل اوہم پاشا نے بعد فتح ولیلر یہ حکم دیا تہا کہ ترکی ہیسرہ اپنے آپ کو ایک حلقہ کی صورت مین قائم کر کے یونانیون کے عقب کو روکے۔ تاکہ اونہین واپس جانا نہ ملے۔ مگر البانیا کے سپاہی جو شجون کرنا اور خاموشی کے ساتہہ حملہ آور ہونا خلاف وضع بلکہ موجب عار سمجہتے ہین۔ انہون نے بجائے اس کے کہ اس حکم کی تعمیل اندہیری رات مین چپ چاپ کرین یہ کیا کہ کوچ کے وقت پر باآواز بلند گانا شروع کیا جسکی آواز سے یونانی خبردار ہو گئے اور اپنے آپ کو نرغہ مین پہنستا دیکہکر محض اس آواز سے ایسے نوک دم بہاگے کہ صبح کے وقت اونکی فوج کا ایک فرد بہی موجود نہ تہا۔ مارشل اوہم پاشا نے بطریق استہزا دوسرے دن اپنی زبان سے یہ بہی کہا کہ ان البانیا کے سپاہیون کی بیطرح جوانمردی نے لیٹا ڈبودی اور یونانیون کو بہاگنے کا موقع مل گیا۔ ورنہ مین آج شب کو ضرور کرون پرنس کو اپنے خیمہ مین مہمان کرتا اور اونہین ناچار میرے ساتہہ ڈنر کہانا پڑتا۔"

بعد فتح لاریسا اگرچہ یونانیون کے پاس شاہ بانیا کی چوٹی تہی۔ لیکن جب انہون نے لاریسا کا حال سنا تو وہ ایسے بیدل ہوئے کہ بہاگتے ہی بن آئی۔ اس مقام پر بہی ترکون کو بہت سا مال غنیمت اور اسباب حرب اور خوراک ہاتہہ آیا۔

نیشنل ٹائمس کا خاص کارسپانڈنٹ جو یونانی فوج کے ساتہہ ہے وہ لاریسا کی فتح کی نسبت اس طرح پر رقمطراز ہے:- "جو سراسیمگی اور بے ترتیبی لاریسا سے واپسی کے وقت یونانی فوج مین واقع ہوئی ہے وہ غلط فہمی کے سبب سے وقوع مین آئی۔

کمانڈر چیف اور اونکے سٹاف نے جب دیکہا کہ ترکی رسالہ ہمارے میمنہ کا سیتلناس کر رہا ہے اور وہ متواتر حملون کی تاب نہین لا سکتے بلکہ اونکے پانون اکہڑنے والے ہین تو انہون نے حکم دیدیا کہ شام ہوتے ہی فوجین لاریسا مین واپس آجائین۔ یہ حکم بذریعہ برقی روشنی کے اوس یونانی فوج کو بہی پہونچایا گیا۔ جو پہاڑون پر پڑی ہوئی تہی۔ ساڑہے آٹہہ بجے شب کے یہ حکم پہونچا۔ اور فوج نے اوسی وقت حرکت شروع کی۔ سپاہیون کا یہ حال تہا کہ سارے دن کے تہکے ماندے۔ بہوک اور تشنگی سے عاجز ہو رہے تہے علاوہ ان سب باتون کے ترکون کے توپخانہ نے اونکا ناک مین دم کر رکہا تہا۔ ایسی بدحواسی کی حالت مین وہ اس برقی روشنی کے حکم کو یہ سمجہے کہ ترکون نے کل پہاڑی مورچون پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ سمجہنا ہی اونکی بدحواسی کے لئے کافی تہا کہ یکایک ایک آواز آئی کہ ترکی رسالے بڑہے چلے آتے ہین۔ اس آواز سے اونکے رہے سہے اوسان خطا ہو گئے۔ اور سراسیمگی بے ترتیبی اور بدحواسی کمال کے درجہ کو پہونچگئی۔ زیادہ غضب یہ تہا کہ اندہیری رات مین جب دوست دشمن کو تمیز کرنا ناممکن تہا۔ اپنے سایہ سے بہی ڈر لگتا تہا۔

اس یاس کے عالم مین ایک دستہ سپاہیون کا لاریسا مین ایک بیحد رات کے پہونچنا۔ انکے پہونچنے کی خبر لاریسا مین دفعتاً پہیل گئی۔ اور شہر کے باشندے اوسی وقت اپنا اپنا بوریا بندہنا باندہکر بہاگنے کو تیار ہو گئے۔ صبح کے وقت کرون پرنس بہی سواری ریل لاریسا سے روانہ ہوئی۔ (کیون نہ ہو۔

از صدف گوہر شہوار نیاید بیرون - + بصفائی کہ تو از خانہ بدری آئی -)

اوسی روز یعنی اتوار کو صبح کے چہہ بجے عساکر عثمانیہ نے لاریسا پر قبضہ کر لیا۔ یہان ترکون کو چہہ بڑی توپین اور بہت سا اسباب حرب اور خوراک علاوہ ایک پہاڑی توپخانہ اور بہت سے قیدیون کے ہاتہہ لگا۔ ترکی کمانڈر نے داخل ہوتے ہی مختلف جوانب مین سوارون کے دستے یہ حکم دیکر روانہ کئے کہ اگر یونانیون مین سے کوئی تفنگ اسیف رہا ہو تو اونکا قضیہ بہی پاک کر دو۔ مارشل اوہم پاشا نے شہر مین داخل ہوتی ہی سخت احکامات جاری کر دیئے کہ کوئی سپاہی کسی کا مال وغیرہ نہ لوٹے اور کسی قسم کی دست درازی نہ کرے اس حکم کی یہانتک تعمیل ہوئی کہ ایک ترکی سپاہی جسنے ایک قمیص ایک کہلی ہوئی دوکان سے ہاتہہ لگی تہی فوراً قید کیا گیا اور قمیص مالک کو واپس حوالے کی گئی۔ یونانی رحمٹون کی نسبت یہ حکم ہوا کہ وہ ریڈ کراس ہاسپٹل کے سپرد کی جائین اور اونسے ترکون نے نہایت انسانیت اور رحمدلی کے ساتہہ سلوک کیا۔

یہی کارسپانڈنٹ لکہتا ہے کہ قریب چار سو قیدی ترکون کے پاس ہین اور چار یا پانچ سو شہر کے باشندے بہی لاریسا مین ہین جنکے ساتہہ ترکون کا برتاؤ نہایت قابل تعریف ہے۔ ان لوگون کی زبانی معلوم ہوا کہ تین دن پہلے سے یونانی سپاہیون نے شہر کو لوٹنا شروع کیا ہوا تہا اور اونکی شورہ پشتی اس درجہ تک پہونچگئی ہے کہ اکثرون نے بیکس عورتون کی عصمت مین بہی خلل اندازی کی۔ اور اس معاملہ مین اونہین ہم مذہبی کا پاس بہی نہ رہا۔ اس سے بڑہکر یہ ہوا کہ جب وہ سپاہی آپسمین کسی امر پر بگڑ جاتے تہے۔ تو علانیہ آپسمین جنگ ہو جاتی تہی اور کشت وخون کی نوبت پہونچ جاتی تہی۔

اسی کارسپانڈنٹ کی رائے ہے کہ لڑائی کا پہلا مرحلہ تو طے ہو چکا ہے اور تسخیر تہسلین کی حالت اور جوانمردی دیکہکر یہ رائے قائم کرنا کچہہ مشکل نہین کہ یونانیون کے لئے مناسب بلکہ ضروری یہ ہے کہ وہ اس شوخ چشمی سے باز آئین اور اپنے آپکو ترکون کے رحم پر چہوڑ دین۔

جس قدر روپیہ سرکاری بنک وغیرہ کا ہاتہہ لگا ہے اوسکا یہ انتظام ہوا ہے کہ صندوقون مین مقفل کر کے مہرین لگائی گئی ہین اور اس کام کے واسطے ایک مجلس مسلمانان کی قائم کی گئی ہے جسکے سپرد یہ اہتمام ہوا ہے۔ یہ خبر صبح کو سب عیسائی دوکانداروں نے اپنی اپنی دوکانین کہولین۔ وہ سب معاملہ کی یہ صورت دیکہکر رضامند تہے۔

ریوٹر کا کارسپانڈنٹ جو عساکر عثمانیہ کے ساتہہ لاریسا مین داخل ہوا تہا لکہتا ہے کہ اگرچہ یونانی باشندے سب کے سب بہاگ گئے ہین مگر حسن اتفاق سے ایک ایسا شخص مجہے وہان ملا جس سے کسی قدر حالات معلوم کر سکا۔ اوس نے بیان کیا کہ ہفتہ کی شب کو متواتر لوگ بہاگتے رہے۔ فقط چند دانگیٹر رہ گئے تہے جو اس تاک مین رہے کہ اپنی فوج نکلے تو ہم لوٹ مار شروع کرین۔ چنانچہ ایسا ہی کیا کہ جہان اپنی فوج نے قدم باہر نکالا وہین ان بدبختون نے جہاڑو پہیرنی شروع کر دی۔ جیلخانون کے دروازے کہولدیئے۔ اور وہان سے جس قدر بدمعاش آزاد ہوئے وہ بہی اونکے ساتہہ تاخت وتاراج مین شریک ہو گئے۔ اور خوب جی بہر کر شہر کے باشندون کو لوٹا۔ جب عیسائیون کے ساتہہ یہ سلوک کر چکے تو مسلمان باشندگان پر بندوقین چلانی شروع کین۔ مختصر یہ ہے کہ یونانیون نے بہت برا سلوک مسلمانون سے کیا یہانتک کہ جب کبہی اون مین سے کوئی بازار مین جاتا تہا تو یہ اونکی ٹوپیون کے پہندنے جبراً اوکہاڑ لیتے تہے۔

اوسی کارسپانڈنٹ کی تحریر کے روسے ظاہر ہے کہ لاریسا سے یونانیون نے جمعہ کی شب سے بہاگنا شروع کیا تہا کیونکہ بمجرد اسکے کہ اونہین ولیلر کی شکست کی خبر ملی اونہون نے بہاگنے کی ٹہان لی تہی۔ مشہور ہے کہ کرون پرنس نے ہر چند چاہا کہ ذرا ٹہہرو مگر کسی نے نہ مانا۔

اس کارسپانڈنٹ کا بیان ہے کہ مجہے تعجب ہے کہ ایسے مستحکم مقام سے یونانی یون بہاگ نکلے جسکی وجہ سوائے اسکے کچہہ اور نہین ہو سکتی کہ اونکے حواس بالکل پراگندہ ہو گئے تہے۔ +

آگے چلکر ٹائمز کا کارسپانڈنٹ لکھتا ہی کہ لاریسا مذاتہ کوئی ایسا مقام نہین جو ترک جیسی شجاع سپاہیون کی زد کی ایک عرصہ تک تاب لاسکتا جنکی سوارون کی پھرتی اور جنکی توپخانہ کی اعلےٰ مشاقی ثابت ہوچکی تہی۔ البتہ اب جو ہیڈکوارٹر یونانی فوج نے قائم کرلیا ہے یعنی فرسالادہ ایسا مقام ہے جہان یونانی کچھ عرصہ تک اڑ سکتے ہین۔ یہ مقام ایک بڑا تاریخی مقام ہے۔ یہین فلپ پنجم شاہ مقدونیہ کو رومہ والون نے شکست دی تہی۔ اور یہ اسی جگہہ ہے رومنے سینٹ کی فوجون کو جو پمپی کے تحت کمان تہی زیر و بالا کیا تھا (حق یون ہے کہ اس موقعہ پر بہی اس جگہہ نے اپنی پرانے شعار کو نہ چہوڑا جسطرح سابق مین بیرونی دشمنون نے یہان کے بادشاہون کو شکستین دی تہین ویسا ہی اب کے بہی ترکون نے یونانیون کو زک دی۔ ان حسابون یونانی اپنے آباؤ اجداد کے خلف الرشید نکلے)۔

اب مقام فرسالا پر چالیس ہزار یونانی فوج جمع ہے اور مورچہ بندی عام رائے کے مطابق سرحد کی مورچہ بندی سے کہین بڑہ چڑہکر ہے۔ غازی عثمان پاشا واپس بلائے گئے ہین۔ ظاہرا جب ابتدا مین صورت کسیقدر متوحش ہوگئی تہی تو اونکا تقرر بحیثیت سردار اکرم عمل مین آیا تہا۔ مگر جب دوسرے روز فتح پر فتح ہونے لگی تو ادہم پاشا کی خاطر کو پیش نظر رکہکر اونہین واپسی کا حکم آگیا۔ اور غازی موصوف کو یہ حکم مقام ویریا پر ملا جہان سے وہ سلونیکا مین تشریف لیگئے۔ اب وہ اوسی مقام پر احکام مزید کی انتظار مین بیٹہے ہین۔

ترکون کو شوق شہادت اس درجہ تک ہو رہا ہے کہ ایک لڑائی کے موقع پر البانیا کی دو رجمنٹین تعاقب پر مامور ہوئین وہ یونانیون کے پیچہے دامن کوہ تک چلی گئین۔ جب وہ اپنی فوج سے بہت دور نکل گئین تو اونکے افسرون نے ہرچند اونہین واپسی کا حکم دیا اور یہ سمجہایا کہ ایسے مقام پر جہان دشمن کثیر تعداد مین قریب ہے اور ہماری کمک بہت مسافت پر ہے زیادہ رہنا خطرے سے خالی نہین۔ مگر انہون نے یہ کہکر کامل شبانہ روز وہین مقام کیا کہ "ترکون کے لئے لڑائی سے واپس آنا اونکی وضع کے خلاف ہی"

یونانی افواج کا بھاگنا

ریوٹر کا کارسپانڈنٹ مقام ایتہنز سے لکھتا ہے۔ مین بسبب چند وجوہ کے یہان آگیا ہون۔ اور اب یہین سے ان حالات کو جنہون نے میری آنکہون کے سامنے وقوع مین آئے ہین۔ جب مین نے پہلا خط جمعہ کے روز مقام ٹرنوو سے لکہا تہا۔ اوس روز دن بہر ہین طرفین کی نبرد آزمائی دیکہتا رہا۔ اس مین کچہہ شک نہین کہ یونانیون کا میسرہ اور قلب لشکر قایم رہا مگر ترکون نے یمنہ کا ستیاناس کر دیا تہا۔ اور برابر دو میل تک موضع کوٹاوی مین مارتے مارتے آگئے تہے۔ جب شام کے چہہ بج گئے۔ تو عام خیال یہہ تہا کہ اب لڑائی مین کچہہ وقفہ پڑگیا ہے۔ مگر ہمارے دیکہتے دیکہتے ترکون کی دو رجمنٹون نے مقام کوٹاوی اور دلیلر پر سخت آتشباری شروع کردی۔ اور اسی جانب سے اونکی ایک اور رجمنٹ جنرل ماور و میجل کی فوج پر آتشباری کرنے لگی۔ اور ایک پہاڑی توپخانہ دلیلر اور کوٹاوی کے درمیان نصب کردیا اسی اثنا مین یونانیون کی آتشباری مین ضعف کے آثار نظر آنے لگے۔ اور ہمارا خیال یہ تہا کہ فریقین کا سارا دن ہی اکارت گیا اور کوئی فیصلہ نہ ہوا۔ مگر یکایک کوٹاوی کے عقب کے جنگلون مین سے ترکون کا ایک زبردست رسالہ گھوڑے اوڑاتا ہوا نمودار ہوا اور میدان مین آکر دیگر چند سوارون کے دستون سے جو ظاہرا دریلی سے آرہے تہے شامل ہوگیا۔ ان سوارون نے جو برق و باد کی طرح آرہے تہے آتے ہی موضع کوٹاوی اور دلیلر مین آگ لگادی۔ اور ایک آن کی آن مین جہانتک نظر کام کرتی تہی سوائے آگ کے شعلون کے اور کچہہ دکہائی نہ دیتا تہا۔

اب مجہے یقین ہوگیا کہ کل صبح پہر لڑائی شروع ہوگی چنانچہ اسی غرض سے مین شب کو موضع ٹرنوو مین چلا گیا۔ اور وہان جاکر ایک مکان مین جا ٹہہرا جو ایک ویرانہ مین واقعہ تہا۔ میرے ساتہہ لفٹنٹ وسٹرن بہی تہا جو سویڈن سے بغرض شمولیت جنگ آیا ہوا تہا۔ جب رات کے گیارہ بجے تو میرے دلمین خیال آیا کہ سونے سے پہلے ایک نظر میدان جنگ کو دیکہہ لون چنانچہ مین باہر نکلا اور سیر کرنے لگا اتفاقا میری نظر ایک بارود کی گاڑی پر پڑی۔ جو میدان جنگ کی طرف سے واپس آرہی تہی۔ مجہے یہ دیکہکر تعجب ہوا کہ یہ بارود سے لدی پہدی گاڑے کیون واپس آرہے ہین۔ جب مین نے اوسکی وجہ لوگون سے پوچہی تو معلوم ہوا کہ یہان عرصہ ہوا ہے کہ حکم آگیا ہے کہ ترک کو رتسوالی سے درہ الیاس کے رستہ بڑی جمعیت کے ساتہہ مارتے ہوئے آرہے ہین۔ اس لئے اس مقام سے فورا بہاگ جانا چاہیئے۔ چنانچہ بہ تعمیل اس حکم کے کل یونانی فوج بہاگ گئی ہے۔ میسرہ کی چند بقیہ السیف رجمنٹین تو پہلے ہی فرار ہوگئی تہین رہا قلب اور میمنہ سو وہ لاریسا کی طرف کزلکار کی سڑک کے راستہ سے نوک دم بہاگ رہی ہین۔ اور کرنل پرنس اور جنرل سیکرس وہان پہلے ہی سے پہونچکر اپنے ڈیرے ڈال چکے ہین۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ فیصلہ آٹہہ بجے شب کے ہوا ہوگا کیونکہ ٹہیک ساڑہے آٹہہ بجے یہ حکم ہوا تہا کہ ممالک غیر کے والنٹیر لاریسا کی طرف بہاگ جائین۔ چنانچہ وہ فوجی آئین کے مطابق نصف شب کو وہان پہونچے۔

اس بہاگڑ کی وجہ سوائے اس کے اور کچہہ نہین کہ یونانیون کے میمنہ کو جو تحت کمان کرنیل سوپاپل تہا ترکون نے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا تہا اور اونکو ترکون کے بڑہ جانے سے واقعی جان کے لالے پڑگئے تہے۔ اور میسرہ کو جو کورتسوالی کے پہاڑون پر تہا ترکون نے پہلی ہی شکست دی تہی۔ چونکہ میری گاڑی خط وغیرہ لیکر پہلے ہی لاریسا کو روانہ ہوچکی تہی۔ اسلئے مین نے اور لفٹنٹ وسٹرن نے عزم کرلیا کہ ہم پیادہ ہی جائین گے۔ ابہی ہم کوئی میل بہر چلے ہون گے کہ السٹریٹڈ لنڈن نیوز کے کارسپانڈنٹ گاڑی مین سوار ہمین ملے۔ اوس نے مجہے اپنی گاڑی مین بیٹہنے کو کہا اور ہم نے اوسکی دعوت کو قبول کیا۔ کوئی میل یا ڈیڑہ میل گئے ہونگے کہ ہمین اسی راستہ مین یونانی سپاہی بہاگتے ہوئے دکہائی دیئے۔ انکی حالت ناگفتہ بہ تہی۔ پاؤن مین آبلے پڑے ہوئے۔ چار دن کی شبانہ روز محنت شاقہ اور ترکون کی سخت آتشباری نے اونہین بالکل بیکار کر رکہا تہا۔ اونکے چہرون پر ہوائیان چہوٹ رہی تہین اور ہوش و حواس بالکل مفقود تہے۔ وہ ایسا دبک کر چپ چاپ جا رہے تہے۔ گویا اونکے منہہ مین زبان نہین۔ حالانکہ یہ اونکی عادت کے خلاف ہے۔ رات سخت اندہیری تہی اور ہاتہہ کو ہاتہہ سوجہائی نہین دیتا تہا فقط جنوب و مشرق کیطرف موضع کوٹاوی اور دلیلر مین جو آگ لگ رہی تہی وہ ہمارے لئے روشنی کا سہارا تہا۔ راستہ مین کہین یونانیون کے توپخانے اور اوسکے متعلق گاڑیان۔ اور خچرون کی قطارین اور ہزارون اسباب کے صندوق اوکہ ائی پڑے جو ترکون کی زبردست آتشباری سے جو ایک بہادر سی بہادر فوج کو عاجز کردینے کی قدرت رکہتی ہین بے ترتیبی ان کے ساتہہ ہی بہت سی گاڑیان دکہائی دین جن مین یہان کے باشندے کہچا کہچ بہرے تہے۔ اونکے شور و واویلا سے کلیجہ دہلتا تہا۔ بیکس عورتون اور معصوم بچون کی حالت نہایت دردانگیز تہی اور اس طوفان بے تمیزی مین فوجی اور غیر فوجیون مین کوئی تمیز نہ تہی۔ سب کے سب یکجا کمال بے قاعدگی اور پریشانی کے ساتہہ بہاگنے مین ایک دوسرے پر سبقت کر رہے تہے۔ اس مصیبت مین اون اندونی رنگروٹون کی مایوسانہ چیخین زخمون پر نمک کا کام دیتی تہین۔ جس مقام پر کزلکار اور ٹرنوو کی سڑکین ملتی ہین وہان بہت سی آدمی جمع ہوگئے اور بباعث قلت مکان آس پاس کے مزروعہ کہیتون کا سخت نقصان ہوا۔

اب یہ بہگوڑے اپنی جانکاہ مصیبتون کو بہول گئے اور بجائے اپنی حال پر نوحہ کرنے کے افسرون کو اونکی نالائقی کے واسطے گالیان دینے اور ملامت کرنے لگے اور وہ وہ لعنتین اور پہٹکارین دین کہ جن کا کوئی ٹہکانا نہین۔

اس وقت ہماری گاڑی نہایت آہستگی کے ساتہہ ہزارون ناکردہ گناہ اور مسکین عورتون اور بچون مین سے گذر رہی تہی۔ جن کے سرون پر اسباب کی گٹہڑیان لدی ہوئی تہین اور جو کمال بے ترتیبی اور سراسیمگی سے اپنی جانین بچانے کے لئے نکلے ہوئے تہے۔ ان مین سے بعض تو وحشت زدہ ہوکر بہاگتے جاتے تہے اور بعض مارے خوف اور ہراس کے قدم تک اوٹہا نہ سکتے تہے۔ یہان پر ہمین ٹائمز کا کارسپانڈنٹ ملا اور ہمنے اوسے اپنی گاڑی مین بیٹہالیا۔ کیونکہ اوسکا اپنا گہوڑا اور سارا اسباب کہو گیا تہا۔ اور وہ خود بڑی مشکل سے جان بچاکر یہانتک پہونچا تہا۔ مین نے اوسے اشارہ سے دکہایا کہ یونانی درہ لوغازی پر برقی روشنی کے ذریعہ سے اپنے سپاہیون کو واپسی کا حکم دے رہے ہین۔ مین ابہی یہ دکہا نہ چکا تہا

کہ اتنے مین ایک سخت شور ہوا جس نے فوج کے رہے سہے اوسان بگاڑ دیئے۔ یہ آواز اوس سڑک کی طرف سے اور آس پاس کے کھیتون سے آرہی تھی۔ جہان قافلون کے قافلے مفلوک یونانیون کو جا رہے تھے۔ پہلے تو کوئی مفہوم اوس آواز کا معلوم نہ ہوا۔ مگر بعد مین جب آواز قریب تر ہوگئی تو یہ سُنائی دیا۔ "ترک ہم پر آپڑے" ابھی اس وحشت ناک خبر کے حق و باطل قرار دینے کا وقت ہی نہ ملا تھا کہ اتنے مین کوئی دس بارہ گھوڑے بے سوارون کے بگٹٹ دوڑتے ہوئے دکھائی دیئے جو بائین طرف سے سر توڑ آرہے تھے اور انکے ساتھ بہت سے سپاہی بھی تھے جو کمال بدحواسی مین باآواز بلند کہتے جاتے تھے کہ "بھاگو بھاگو ترک آپہونچے" ایسے وقت مین جبکہ تاریکی اپنے پورے جوبن پر تھی اور بھاگنے والون کے دل پہلے ہی سے اندر ہی اندر بیٹھے جاتے تھے اور ہوش و حواس غائب ہو رہے تھے۔ اور عقب مین کوئی دستہ سوارون کا بھی نظر نہ آتا تھا جسے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کہہ سکین اس ہولناک آواز نے صور اسرافیل کا کام کیا جسکا بدیہی نتیجہ یہ ہوا کہ سب کے سب یکبارگی آگے کو ٹوٹ پڑے اور وہ بے ترتیبی عمل مین آئی جسکا معرض بیان مین آنا ناممکن ہے۔ لوگ کمال بے رحمی سے جانورون کو تیز چلنے یا آگے سے ہٹ جانے کے لئے مار رہے تھے۔ عورتین اور بچے اور جوان و سپاہی ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے۔ اور ہر ایک دوسرے پر بھاگنے مین سبقت کرتا جاتا تھا۔ سینکڑون اس چپقلش مین زمین پر گر پڑے اور گاڑیون گھوڑون۔ اور آدمیون کے تلے اگر کچل گئے۔ میسیون پھاٹک پر جنمین فوجی سامان اور دیگر خانہ داری کے اسباب بھرے تھے الٹ گئے۔ اور اونکے ساتھ ہی گھوڑے۔ بیل۔ خچر بھی گر پڑے کسے کسائے طعمۂ اجل ہوئے۔ ہماری گاڑی پر بھی دو سپاہیون نے سوار ہونے کا ارادہ کیا جب ہم نے اونہین منع کیا تو اونہون نے چاہا کہ اپنی بندوقون سے ہمین مار ڈالین۔ چنانچہ جب یہ دھکی دیکر سوار ہوئے تو اونکے بوجھ سے ہماری گاڑی جو پہلے آگے ہی فوق العادت بوجھ لدا ہوا تھا اولٹ گئی۔ اور ہم سب کے سب گر گئے۔ اور گاڑی بالکل چکنا چور ہوگئی۔ میری ٹانگ مین ضرب آئی۔ مگر اوسی حال سے افتان و خیزان چل پڑا یہان میرے سب ساتھی اندھیری مین مجھ سے جدا ہوگئے۔ فقط ایک ٹائمز کا کارسپانڈنٹ مجھے ملگیا۔ باقی نہ معلوم کہان رہے۔ اس وقت یہ جگہ میدان محشر کا نمونہ تھا جسے قیامت صغریٰ کہنا مبالغہ مین داخل نہین۔ بدحواس سپاہی بلکہ آس پاس کے زمیندار بے محابا اپنے ہی ہموطنون پر گولیان چلانے لگے۔ چارون طرف سے بندوقین چل رہی تھین اور مظلوم عورتون اور بے زبان حیوانون کے سینے اونکے آماجگاہ بنے ہوئے تھے۔ مین نے اپنی آنکھون سے سٹنبکا پاس اور ملونا کے مشہور معروف کشت و خون دیکھے ہین۔ لیکن یہ محشرستان بے تمیزی جو یہان آکر دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے عمر بھر یاد رہے گا۔ تمام میدان مین ان بزدلون کی بندوقون سے چراغان ہوگیا تھا۔ مین ٹائمز کے کارسپانڈنٹ کا ایسے وقت مین ساتھ قایم رکھنا ضروری سمجھکر اوسے ایک کھائی کی طرف سڑک کے ایک کنارے پر لے گیا۔ مگر وہان بھی دم لینے کی مہلت نہ ہوئی اور لوگ ہم پر آپڑے۔ اور ایسا ہلہ کیا کہ ہم دونون خندق کے اندر گر پڑے اور دس بارہ آدمی مجھپر آپڑے۔ جب بینی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالا اور اوٹھ کھڑا ہوا تو یکایک ایک سپاہی نے بلاوجہ مجھپر اپنی بندوق خالی کردی اور اگر مین عمداً اپنے آپ کو گرا نہ دیتا تو یقیناً مر گیا ہوتا۔ یہ گولی فقط تین انچ میرے سر پر سے گذری۔

خیر جان تو بچگئی۔ مگر رفیق سفر نہ معلوم کدہر کو چلا گیا۔ یہ ایسا وقت نہ تھا کہ مین اوسکی تلاش یا انتظار کرتا ناچار تن بہ تقدیر مین بھی جدہر کو منہ اوٹھا چل پڑا۔ کبھی خندق مین گرتا تھا کبھی باہر نکل آتا تھا۔ اور مزرعہ کھیتون مین جو ان بزدلون کے ہاتھ سے ویران ہو چکے تھے جا پہونچتا تھا۔ غرضکہ اسی بیم و رجا کی حالت مین افتان و خیزان مین دور تک نکل گیا۔ حالانکہ چارون طرف سے گولیون کی بوچھار ہو رہی تھی۔ یہ حالت کوئی تیس منٹ تک رہی اسکے بعد مغرب کیطرف سے بگل کی آواز آئی جس مین بندوقون کے فیر حکماً روکے گئے۔ مگر ایسے طوفان بے تمیزی مین ایسی حکمون کی جو تعمیل ہوا کرتی ہے وہ ظاہر ہے۔ چنانچہ مدت مدید کے بعد خدا خدا کرکے گولیان بند ہوئین۔ اور بیچارے حواس باختہ رہگذرون کو فی الجملہ اطمینان کی صورت دکھائی دی۔ یہ دارو گیر فقط کسی خاص مقام پر محدود نہ تھا بلکہ چند میل تک یہی عالم تھا۔

چنانچہ مین برابر دیکھتا گیا کہ رستہ مین انسانون اور حیوانون کی لاشون کے پشتے لگے ہوئے تھے اور ہزارون صندوق بارود اور اسباب حرب کے کمال پریشانی اور بے ترتیبی سے پڑے ہوئے تھے ساتھ ہی اولٹے ہوئے چھکڑے۔ گاڑیان۔ لوگون کے بستر سپاہیون کے کمبل اور بے شمار ٹین کے استعمالی بکس زمین پر جا بجا نظر آتے تھے۔ غرضکہ اُس وقت سخت پریشانی ہوتی تھی جب کوئی گھوڑا دوڑتا ہوا کسی ٹین کے بکس سے ٹکرا جاتا تھا۔ اور اوسکی آواز سے ڈر کر کودنے لگ جاتا تھا تو اوسکے ساتھ اور جانورون کا بدلگام ہونا اور بیچارے بچون یا مفلوک الحال عورتون کا بدحواسی مین دوڑنا اور بسا اوقات چھپٹ مین آکر دب جانا واقعی آنسو رولاتا تھا۔ جس قدر توپین اور بارود کے صندوق رستہ مین پڑے ہوئے تھے وہ رہگذرون کی طے مسافت مین اور سدراہ ہوئے۔ سوارون نے گھوڑون کے تنگ اس غرض سے کاٹ ڈالے تھے کہ وہ پورے زور سے دوڑین۔ اسپر قیامت یہ ہوئی کہ اکثر پیادے گھوڑے کی طمع سے سوارون کو قتل کرکے آپ گھوڑے پر چڑھ جاتے تھے۔ بعض یونانی افسرون نے اگرچہ گلا پھاڑ پھاڑ کر سپاہیون کو ٹھہرنے کا حکم دیا مگر صدا بطوطی کی سنتا کون ہے نقار خانے مین۔ کرنیل ماریومیچل جو پہلے سے لاریسا مین پہونچا ہوا تھا اگرچہ یہ حال سُنکر واپس آیا مگر اوسکی بھی کچھ پیش نہ گئی۔ اور ایک اور افسر لاریسا سے دو میل اس طرف محض اس غرض سے آیا کہ لوگون کو اطمینان دلائے چنانچہ ایک کمپنی کے نصف سپاہیون نے ایک مقام پر ڈیرہ بھی کیا۔ مگر باقی اوسی حال سے لاریسا تک پہونچے جب مین لاریسا مین پہنچا تو شہر مین سخت شور اور اضطراب تھا۔ ہزارون سپاہی بلالحاظ کسی فوجی آئین یا اپنے افسرون کے حکم کے جہان سینگ سمائے اوسی طرف کو بالکل بے مہار چلے جاتے تھے۔ اور جہان اطمینان کی جگہ نظر آئی وہین پڑ رہتے تھے۔ یہان کے لوگون کو رات کے دو بجے اس تباہی کا علم ہوا اور اسی وقت اپنے اپنے مکانون سے نکل کھڑے ہوئے۔ ایک اطالیہ کے والنٹیر نے عالم بدحواسی مین اپنے آپ کو بندوق مار کر مار ڈالا۔ فقط ترکون کا نام اونکی وحشت اور ہراس کا موجب ہو جایا کرتا تھا۔ جہان کسی نے لفظ ترک منہ سے نکالا اونکے ہوش اڑ جاتے تھے۔ رات بھر یہی عالم رہا۔ البتہ جب پچھلے پہر چاند نے اپنی صورت دکھائی تو کسی قدر امن کی صورت ہوگئی تھی۔ مگر صبح تک کم و بیش اضطراب رہا۔ لیکن صبح ہوتے ہی وہ وحشت اور دیوانگی تو دور ہوئی۔ البتہ اوسکا اثر اتنا باقی رہا کہ اب لوگ ادہر ادہر بازارون مین پھرنے لگے اور آیندہ کی تدبیر کرنے پر مایل ہوئے کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ اس امر کا صحیح اندازہ بہت مشکل ہے کہ کتنے آدمی اس دار و گیر مین کام آئے بعض ۵۰۰ بعض ۶۰۰ تخمینہ لگاتے ہین لیکن صحیح تعداد قایم کرنا بہت مشکل ہے البتہ اتنا لکھنا خالی از مبالغہ نہیں ہے کہ بہت سی گاڑیان لاشون سے لدی ہوئی جا بجا نظر آتی تھین۔

پانچ اخبارون کے کارسپانڈنٹ اس مصیبت مین گرفتار ہوئے تھے اور حسن اتفاق سے پانچون صحیح و سالم جانبر ہوئے۔ ان مین سے ایک تو ٹائمز کا اور دوسرا۔ السٹریٹڈ لنڈن نیوز کا۔ اور تیسرا مانچسٹر گارڈین کا۔ اور ایک سویڈن کے ایک اخبار کا اور پانچوان مین تھا۔ ڈیلی کرانیکل کے کارسپانڈنٹ ٹانے یہ ہوشیاری کی کہ رات بھر ٹرنود مین رہا اور جہان سویا تھا اوس مکان کی کھڑکی پر یونین جیک (نشان انگریزی) اس غرض سے لٹکا دیا کہ جب ترک آئین گے تو مجھے انگریز سمجھکر چھوڑ دین گے۔ وہ ہم سے کسی قدر بعد لاریسا مین پہونچا۔ السٹریٹڈ لنڈن نیوز کے کارسپانڈنٹ کی سب تصویرین نقد و جنس اور اسباب خانہ جنگ اور وہ فقط بیک بینی و دو گوش لاریسا تک پہونچا۔

صبح کے وقت ایک فرانسیسی بھگوی نے لاریسا کے چوک مین یہ شور مچانا شروع کیا کہ یونانیون کی اس واپسی مین ایک فوجی حکمت مدنظر تھی۔ خیر یہ اوسکی فضول گوئی ہے۔ بات یہ ہے کہ جہان جہان یونانیون نے ترکون کا مقابلہ کیا ہے وہان وہ مستعدی سے اڑے رہے۔ مگر انکا جنرل ترکی جنرل کی لیاقت اور تدبر کے پایہ کا نہ تھا۔

(کہان اوس نوجوان کے ناز کی طاقت تھی مین مین + ابھی سر شق نو ہو جو رخ پیر تو کہنچو +)

اوسکی چال زبردست پڑی اور یہ میدان مار گیا +

اس وقت افسرون نے یہ کوشش کی کہ اپنی پراگندہ فوجون کو حتی الامکان ترتیب دیکر جنوب و مغرب کے راستہ فارسلا پر بھیجدین۔ چنانچہ بہت سے بھوکے سپاہیون کو بے آب و دانہ روانہ بھی کردیا بعض اون مین سے ایسے بھی تھے۔ جنہون نے روٹی ٹکڑا جمعہ کے دن سے آجتک نہ چکھا تھا۔

اس امر سے انکار نہین ہوسکتا کہ سرحد کی ساری لائین جو سمندر سے مقام رویتی تک تھی وہ یونانیون کے ہاتھ سے نکل گئی ہے۔ البتہ رویتی سے لیکر اسپیرس تک ابھی یونانیون کا قبضہ ہے۔ اگر ادہم پاشا کو یہ خبر ہوتی تو وہ ضرور اپنے سوارون کو آگے بڑھاتا اور دریلی کیطرف سے دولو اور لاریسا کی ریلوے لائین قطع کردیتا۔ مگر چونکہ ایسا نہ ہوا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو اوسکو خبر نہ تھی یا کوئی اور گہری حکمت ہوگی اتنے مین ایک تار اس مضمون کا آیا کہ زخمی سپاہیون کو ایک سپیشل ٹرین مین دولو بھیجدو۔ اور ایک اور سپیشل ٹرین مین کرون پرنس بمع اپنے سٹاف کے فارسلا کو براہ ولیسٹسورو انہ ہوئے۔

جس وقت یہ خبر عام ہوئی کہ لاریسا سے بھاگنا چاہیئے۔ اوس وقت کی حالت سخت دردانگیز تھی اور رات کا سماں پھر آنکھون مین آگیا۔ اور وہی نقشہ بعینہ دکھائی دینے لگا۔ ہزارون باشندے عالم یاس مین دم بخود کھڑے تھے۔ زبانین تالو سے لگ گئی تھین اور ہاتھون سے اپنے اپنے گلے پکڑ کر لوگونکو دکھاتے تھے جس سے اونکی مراد یہ تھی کہ ترک آکر ہمارے گلے کاٹ ڈالین گے۔ مگر اوس وقت اس حسرت ناک نظارہ پر ترس کھانے یا غور کرنے کی فرصت کسے حاصل تھی۔ آناً فاناً ہزارون آدمی شہر سے باہر فارسلا کی سڑک پر غول کے غول سخت سراسیمگی کی حالت مین نظر آتے تھے۔ بعض خوش نصیبون کو اسباب اور بچون کے لئے گاڑیان اور چھکڑے ملگئے تھے۔ مگر اکثر عورتین اور ننھے ننھے بچے پاپیادہ اسباب کی گٹھڑیان سر پر لادکر روتے چیختے اور دہاڑین مارتے جارہے تھے۔ اور ہر ایک زبان سے یہ کلمہ نکل رہا تھا کہ ہائے بیچارے یونان بیکس یونان تیرا کیا حال ہوا۔ جس سے یہ مراد تھی کہ وہ فقط اپنی تباہی نہ سمجھتے تھے بلکہ قوم کی غارت خیال کر رہے تھے۔ +

اسکے بعد ایک اور سپیشل ٹرین دولو کی طرف روانہ ہوئی جس مین فقط چھکڑے لگے ہوئے تھے۔ اس گاڑی مین قریب تین ہزار باشندے سوار ہوئے جن مین اعلےٰ ادنےٰ کی کچھ تمیز نہ تھی۔ باہر کے والنٹیرون نے اپنے ذمہ اون لوگون کی حراست لی جو بباعث ضعف یا ناتوانی اس ٹرین مین سوار نہ ہوسکتے تھے اوس وقت ان بیکسون کی یاسوسانہ نگاہین دیکھنے سے تعلق رکھتی تھین جو بار بار پھر پھر کر وحشت زدہ نگاہون سے دیکھ رہے تھے کہ کہیں سے کوئی سواری آپڑے۔ بہت سے لوگ بلا انتظار کسی ریل کے اول وقت پاپیادہ چلے گئے۔ اون مین سے جہانتک ممکن ہوا راستہ مین ایک اور گاڑی پر سوار کئے گئے جو مقام دولو سے محض اسی غرض سے روانہ کیگئی تھی۔ ڈیڑھ بجے دن کے لاریسا بالکل خالی ہوگیا۔ چونکہ لاریسا مین انتظام رسل و رسایل مفقود تھا اسلئے مین وہان سے دولو چلا گیا جو چالیس میل کی مسافت پر واقعہ ہے۔ جہان مین سنیچر کے روز قریب پہر بھر پہونچا۔ وہان جاکر مین نے ویسی ہی وحشت اور اضطراب کا معائنہ کیا جو لاریسا مین تھا۔ ہزارون آدمی جانین بچانے کی خاطر لحظہ بلحظہ جمع ہوتے جاتے تھے اور عام طور پر یہ بات شہرت پذیر تھی کہ ترک تھوڑی دیر مین یہان پہونچا چاہتے ہین۔ بندر مین سوائے ایک سرکاری جہاز کے اور کوئی سٹیمر نہ تھا۔ اور یہ جہاز بھی اوسی دن محض زخمیون کو سوار کرکے ایتھنز لیجانے کے واسطے آیا ہوا تھا۔ البتہ چھوٹی چھوٹی کشتیان تھین جن مین متمول اور آسودہ آدمیون کو اونکے اسباب سمیت جگہہ ملگئی جو جزیرہ یوبیا اور دیگر جزائر کی طرف بھاگ گئے۔ ان لوگون کو باوجود جدوجہد کے سرکاری جہاز کی ڈیک پر بھی جگہہ نہ ملسکی۔ مین نے چاہا کہ دولو سے تار بھیجون مگر یہ نہ ہوسکا۔ اس لئے مین نے عزم کرلیا کہ ایک کشتی کرایہ پر لے کر کسی ایسے مقام پر جاؤن جہان سے خط و کتابت ممکن ہو۔ چنانچہ ایک کشتی بھی مل گئی لیکن جب مین اس کے اندر بیٹھہ گیا تو کیا دیکھتا ہون کہ لوگون نے بڑے زور سے شور و غل کیا کہ باہر آجاؤ۔ یہ کہتے ہی بہت سے آدمی حملہ کرکے میری کشتی کے اندر آگئے اور مجھے زور سے باہر نکالا۔ اونکی غرض اس سے یہ تھی کہ جب ہم جان بچا نہین سکتے تو کسی اور کو کیون ایسا موقع ملے۔ چنانچہ انہون نے زور سے اتار دی۔ ہم سب ایک ساتھہ مرین گے۔

اسوقت مسٹر مرلنی انگریزی وائس کونسل نے مسٹر ایچرٹن سفیر انگریزی متعینہ ایتھنز کو تار دیا کہ یہان صورت بہت نازک ہوگئی ہے۔ اور اونسے درخواست کی کہ ایک جنگی جہاز ہماری حفاظت کے لئے بھیجدو۔

اب زخمیون کو دونون ہسپتالون یعنی فوجی ہسپتال اور مسز رالی اور مس ایڈر اور ڈنبر کے ہسپتال سے گھاٹ پر لے گئے۔ اس مین بھی خوف تھا کہ کہین اس جہاز پر بھی باشندے اوسی طرح حملہ نہ کرین۔ اسلئے اوسے دور بندرگاہ مین لے گئے۔ اور زخمیون کو ڈاکٹرون کے ساتھہ چھوٹی چھوٹی کشتیون مین سوار کرا کے وہان تک پہونچایا۔ یہ جہاز جس کا نام تھسلیا تھا بجے شب کے دولو سے روانہ ہوا۔ جہان فقط چھہ زخمی سپاہی مس رائیڈر اور ڈنبر کے چارج مین رہے۔ مگر بعد مین یہ لوگ بھی انگریزی کونسلر کے پاس آگئے۔ اور مسز رالی نے یہ حوصلہ دکھایا کہ مین اپنے ہسپتال مین رہون گی۔ ہفتہ کی رات کو لوگون کی وحشت اور اضطراب کی وہی حالت رہی۔ اور دوسری روز اتوار کو حالانکہ یونانیون کا السٹر تھا لیکن لوگون نے کوئی خوشی کا اظہار نہ کیا جو اس دن کو ہمیشہ رسماً ہوا کرتی تھی۔ اوس روز حالانکہ ایک توپ بھی لاریسا سے پھینکی گئی۔ مگر لوگون کی وحشت مین کچھہ کمی نہ ہوئی۔ + (باقی آیندہ)

(ماخوذ از اخبارات ولایت)

غزل از نتایج طبع عطامی شیخ غلام قادر صبا گرامی شاعر خاص حضور نظام خلد اللہ ملکہ

تو اسرار دل آگاہ از غافل چہ میپرسی — رموز تعبر دریا از لب ساحل چہ میپرسی
دلم آفت بجان آورد حرف از جان چہ میرانی — بجان افتاد کارم ما جرای دل چہ میپرسی
بخوردی خم شوق انتظار جلوۂ قاتل — زمانہ از بحون غلطیدن بسمل چہ میپرسی
نمیدانی ترا در محمل دل کیست ای مجنون — سراغ لیلی از ہر ناقہ و محمل چہ میپرسی
باوچون میرسی کز خود نہ رفتی یک قدم بیرون — ندادی تن بخاک راہ از منزل چہ میپرسی
مرا تا بود جان بود آرزوی دل فروشی ہا — گذشتم از سر جان آرزوی دل چہ میپرسی
کریم آنست کز ذوق کرم پیش از طلب بخشد — وفادار کار فرما مطلب سائل چہ میپرسی
حساب لذت در خاک و خون غلطیدن و مردن — یکے از نیم بسمل پرس از قاتل چہ می پرسی

چہ میپرسی گرامی معنی درد از تہی مغزان
حدیث شورش گرداب از ساحل چہ میپرسی

دیگر

بمرگ بیکسی آن نامراد خو کردہ — کہ از برائے کسی مردن آرزو کردہ
باوج رسیدن ما وصل قطرہ بادیست — کہ رفتہ از خود و خود را تمام او کردہ
تصرف اثر بخت سرمہ را نازم — کہ راہ در دل آن چشم حیلہ جو کردہ
ز نیم قطرہ ہزار آفتاب میچکدش — چہ بادہ است کہ مغ زادہ در سبو کردہ
سر شک گرم وفا شہریان عالم دل — ہزار خرقہ آلودہ شست و شو کردہ
نگاہدار ادب را کہ قہرمان دلند — قلندران نخود رفتہ ہا وہو کردہ
عیار تلخی جانکندن آن غریب شناخت — کہ از عتاب بتان زہر در گلو کردہ
جہان نمودی مجنون حجاب بیخبریست — کہ یار در دل و دل گرم جستجو کردہ
نماز روی ترا سر بسجدہ آوردہ — نگاہ ما ز گداز جگر وضو کردہ
مسیح جز غم سوزن ندا شت دانستم — کہ چاک پیرہن زندگی رفو کردہ

رموز اہل خرابات از گرامی پرس
کہ سالہا در میخانہ رفت و رو کردہ

بزم اغیار مین ہمنی اے آوج + دردِ دل لاکھ چھپایا نہ چھپیا۔

"ریویو آف ریویوز" جسنے ترکون کو کوسنے اور برا بھلا کہنے پر اُدھار کھایا ہوا ہے جنگ یونان و ٹرکی کے متعلق ایسی بے سر و پا اور لغو خبرین ارسال کرتا رہا ہے اور ابھی تک کر رہا ہے کہ خود انگریزی اخبارون نے بھی اسے لعن طعن کرنا اور ڈانٹ بتانا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ ۲۲ مئی کے روزانہ ہمعصر "سول" مین ایک نوٹ شائع ہوا ہے جس کا ترجمہ ہم بخنبیہ ذیل مین درج کرتے ہین:۔

"آتھرس کے پہاڑ جہان یونانی پسپا ہو کر آخر کار ہٹ آئے ڈومو کوس کے جنوب جھیل نزیرو کی ٹھیک دوسری جانب اور تھرموپلی کے کسی قدر شمال المغرب مین واقع ہے۔ اسطرح تین ہفتون کا عرصے مین جس مین کہ لڑائی ختم ہوئی ہے یونانی تمام طول و عرض تھیسلی سے یعنی ٹیمپ کی گھاٹی سے لیکر تھرموپلی کی گھاٹی تک عملاً اور قطعاً نکال دیئے گئے ہین۔ اُف یہ دونون تاریخی نام ناپاک کیئے جائین۔

نے جنگ کے بارے مین ہر ایک تار خبر بھیجنے مین یونانی طرفداری کو مدنظر رکھا ہے۔ ہر ایک موقع پر جنگ کی ٹھیک تہ پر پہونچنے کے لیئے ہر ایک تار کی جو اس ملک مین آتی رہی ہین کم از کم تین دن تک چھان بین کرنی پڑی ہے۔ پہلے روز یونانیون کی بے انتہا دلیری اور شجاعت سے لڑنا اور ترکون کا پس پا ہونا بیان کیا گیا ہے دوسرے روز ترکون کے کثیر التعداد ہونے اور یونانیون کے گھر جانیکی باوجود بھی تحریر کیا جاتا ہے کہ یونانیون نے فنِ جنگ مین اپنے قدم مضبوطی سے جمائے رکھے اور آخر کسی مصلحت فن جنگ کی غرض سے مراجعت کر گئے۔ لیکن تیسرے روز طوعاً و کرہاً یہ لکھنا پڑا ہے کہ یونانی شکست فاش کھا کر بے سر و سامانی کی حالت مین بھاگ کھڑے ہوئے اور ترکون نے بڑی سرگرمی سے انکا تعاقب کیا۔

ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ یہ یونان کے ساتھ دوستانہ ہمدردی ہو تو ہو لیکن یہ ہوا کی بات نہین ہے۔ یہ اس عجیب معجون مرکب کی ایک جزو ہے جسے برٹش کیریکٹر یا مقتضائے طبیعت انگریزان کہا جاتا ہے جو بعض بعض صورتون مین بہت ہی پریکٹیکل ہے اور بعض بعض امورات مین بڑی اور قیاسی باتون کیطرف اس حد تک مائل ہو جاتا ہے کہ صحیح اور ثابت باتون کو تسلیم کرنیسے بھی عار کرتا ہے جو ہنر کی قدردانی مین مکتب کی چھوکریون کی بھونڈی بھینڈی گڑیون کی بعیت جبین پر ترجیح دیتا ہے جو اسقدر اصل معلوم ہوتی ہے کہ گویا اب بولی۔ اور گاہ اخلاقی معاملات مین اسقدر نابلد بن جاتا ہے کہ سیدھے سادھے قانونی امر کو صاف طور پر سمجھنے سے بھی کنارہ کشی کر جاتا ہے۔ چونکہ ریوٹر کو اس امر سے بخوبی آگاہی ہے کہ انگریزون مین بہت ایسے لوگ ہین جو یونان کی فتح کو پسند کرتے ہین۔ اس لیئے اون کو خوش کرنے کے لیئے جہان تک اس سے ہو سکا یہی تحریر کرتا رہا کہ یونانی فتح پا رہے ہین اور خواہ مخواہ زور اور وقت دونون کے سر چڑھا رہا ہے۔ ریوٹر کی خبرون کی مثال بعینہٖ ایسی ہے جیسے کوئی زہرہ جبین لوگون کو پھسلانیکے لیئے دامِ فریب بچھاتی ہے اور کوئی شخص اسکی دعوہ کو مین نہین آتا۔ کیونکہ صاف صاف ملکیت ہی اقرار کر لیا کہ یونانی سرکردے نالائق بدمعاشون کا ایک گروہ ہین اور انکی سپاہی زیادہ تر نہائیت ہی بڑے آوارہ گرد بزدلون کے جتھے سے کم نہین اور نیز یہ کہ انکی خاطر خواہ گوشمالی ہو گئی ہے اور وہ بہت بری طرح سے کچلے گئے ہین"

۲۴ مئی کے اخبار سول مین پھر ریوٹر کے جھوٹ کی خود ہی قلعی کھلتی ہے کہ "یونان کسی مصلحت فن جنگ سے ڈومو کوس پر سے نہین ہٹے تھے بلکہ تمام یونانی فوج کو شکست فاش ہوئی تھی"

ہمعصر روزانہ اخبار سول

مورخہ ۲۰ مئی مین ایک لیڈنگ آرٹیکل شائع ہوا ہے جس کے دیکھنے اور پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایڈیٹر اخبار مذکور یونان کی شکست اور ترکون کی فتح سے اسقدر کھسیانا ہو رہا ہے کہ اسکو حواس بجا نہین رہے۔ اپنا نہ ہر اگلتا اور ترکون کو کوستا ہوا وہ غصہ کی اس حد تک پہنچا ہے کہ سمیر نرم کے معمول کیطرح وہ اپنا اور اپنی ہم مذہب سلطنتون کا عندیہ اور ارادہ چھپا نہ سکا۔ اور بہادر اور کامل عاقل ٹرکی نے اسکو اپنے ہی منہ سے وہ باتین دریافت کرمین جن کا پہلے اگرچہ وہ عام طور پر کل مسلمانون کو معلوم تھین) وہ ظاہر کرنا ناپسند کرتا تھا اور انکا عام اور کھلے طور پر ظاہر کر دینا بعید از مصلحت خیال کرتا تھا لیکن جو بر تن مین ہوتا ہے وہی اسمین سے نکلتا ہے۔ ہزارون اور لاکھون چھپائے آخرش یہ بھید خود انہین حضرات کے منہ سے افشا ہوتا تھا اور ہو گیا قضا کا رساز و مسبب الاسباب ہی جس قوم اور ملت

پردہ اپنا تو ہنا نازل کرنا چاہتا ہے وہ خود ہی انمین ایسی ایسی اسباب پیدا کر دیتا ہے کہ بظاہر تو وہ بھلے معلوم ہوتے ہین۔ لیکن انجام کار اس کا نتیجہ سوائے تباہی اور نیست و نابودگی کے اور کچھ نہین ہوتا۔ یہ راز افشائیان گوسول نے دیگر اقوام کو غیرت اور جوش دلانیکے لیئے کی ہین۔ لیکن اس اندھے متعصب کو یہ نہ سوجھا کہ جس وقت اس خلیفۃ المسلمین کے حکم پر چلنے والے بندے اس بھید سے (جس سے وہ قریباً قریباً پہلے ہی آگاہ ہین) واقف ہو جائین گے تو وہ اپنی تقویت اور دین متین کی حفاظت کے لیئے کیا کیا کچھ نہ کرین گے۔ لیکن جب الٹی دن آتے ہین ایسی ایسی باتین افشا ہو ہی جایا کرتی ہین۔ بقول حضرت داغ ؎

تدبیر سے قسمت کی برائی نہین جاتی
بگڑی ہوئی تقدیر بنائی نہین جاتی

دیگر آئندہ جہاد کا راگ الاپنا شروع کر دیا ہے لیکن ہم بڑے دعوی سے کہہ سکتے ہین کہ وہ یا ستین جن کا نام کے لے کر لفظ جہاد وہ اپنی قلم سے نکال رہا ہے اور بیان کرتا ہے کہ وہ محض کسی پولیسی کی وجہ سے اس جہاد مین شریک نہین کیا نتائج ہوئے تھے اور کسطرح اونکو رچرڈ شیر دل (شاہ انگلستان جو کل دو تہائی یوروپ کی فوجین جمع کر کے بیت المقدس کو مسلمانون کے ہاتھ سے چھوڑانے کے لیئے صلاح الدین پر حملہ آور ہوا تھا) صلاح الدین کی فوج ظفر موج کے سامنے بوڑی کیطرح دم دبا بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔

ہم ایڈیٹر سول سے یہ درخواست کرتے ہین کہ وہ آئندہ جہاد کے مسئلہ کو نہ چھیڑین غالباً آپ کو یہ تو معلوم ہو ہی گیا ہوگا کہ ۱۳ لاکھ بدوون نے جہاد کے لیئے حضرت سلطان المعظم امیر المومنین و خلیفۃ المسلمین سے درخواست کی ہے اور نیز ایران کی ۱۹ ہزار فوج خادم الحرمین الشریفین کی خدمت کے لیئے سرحد آرمینیا پر منتظر احکام کھڑی ہے کہین ایسا نہ ہو کہ دولِ نصاریٰ کو لینے کے دینے پڑ جائین اور بجاری نازنین لیڈیان ہاپ (اسلامی) کی تارین خوشی کی راگ گانے بجانے کی بجائے اپنے سروں کے بالون کی تارین بنائین اور جیسا کہ فلوڈن کی شکست سے تمام سکاٹ لینڈ ماتم کدہ ہو رہا تھا تمام یوروپ ان پری پیکرون کے بینون اور نوحون سے مرثیہ خانہ بن جائے۔

ہم اپنے معزز ہمعصر سے التجا کرتے ہین کہ اونکی یہ آہ و زاری اور شیون بیکار کسی کام نہ آئین گے۔ بہتر تو یہی ہے کہ وہ بجائے ایسے مضامین شائع کرنیکے اس معاملہ کے سلجھانیکی تدابیر پبلک کے سامنے پیش کرین چونکہ دوسرے شخص کا مافی الضمیر خود اسی کے طرز کلام سے ادا ہو سکتا ہے لہذا ہم سول کا ترجمہ بخنبیہ ذیل مین درج کرتے ہین:۔

"غنائم فتح"

"ڈومو کوس سے (یونانی افواج کا) مراجعت کرنا اور سلطان کا جنگ کو روک دینا ہفتہ جنگ کا اختتام خیال کیا جا سکتا ہے۔ اگر تمام طاقتین بالاتفاق کارروائی کرین تو اب صرف غنیمت کی تقسیم باقی ہے۔ اگر کوئی واقعہ جنگ کو اسکی موجودہ حد سے بڑھانیوالا پیش نہ آگیا تو غالباً یہ کارنامہ تاریخ مین ایک ہفتہ جنگ کے نام سے یاد کیا جاویگا کیونکہ جیسا کہ ہمنے لارسیا سے اچانک مراجعت کے وقت لکھا تھا یونان کی ہزیمت عملاً یقین کر لیگئی تھی اور ترکونکی فضیلت تسلیم ہو چکی تھی اور جو کچھ کہ اس کے بعد واقعہ ہوا محض تباہی کا آشکار ہونا تھا۔ اس روز ختم جنگ کے عرصہ مین کوئی چیز سوائے ترکون کی اعلے تدبر کے معلوم نہین ہوئی جو شاید یونانیونکی غیر استقلالی کی وجہ سے کہ وہ سلامتی کا کوئی موقعہ قابو مین نہ لانے کے بنی ہو۔ ترکونکی طرفداری کا ایک بڑا جزو ترکونکی فوج کا کثیر التعداد ہونا ہے سلطنت عثمانیہ ایک لاکھ ستر ہزار یونانی فوج کے مقابلہ مین جس مین کل قابل جنگ آدمی شامل ہون سات لاکھ فوج میدان جنگ مین لا سکتی ہے البتہ ٹرکی کی تسلی کی دور دراز سرحد پر اپنی تمام فوج اکٹھی نہین کر سکتی تاہم یہ ظاہر ہے کہ اس جگہ یہ فوج نسبتیاً یونانیون سے بہت زیادہ ہے۔ یعنی اسی ہزار کے مقابلہ مین دو لاکھ یعنے ایک کے مقابلہ مین دو سے زیادہ۔ اب اوہم پاشا نے اپنی اس زیادتی کو ہر موقع پر پورے پورے طور سے استعمال کیا ہے بار بار دوڑنا ٹرنیو و۔ لاریسا۔ ولیسٹیر نو۔ فرسالہ۔ اور اب آخرش ڈومو کوس پر فوج کے سطر چیر پھیلا دینے سے کہ یونانی فوج اس مین گھر جائے اور اونکا عقب خوف زدہ ہو جائے کی حکمت پر عمل درآمد کیا ہے اور ہر ایک موقع پر صرف

خوف ہی کافی ہوتا رہا ہے۔

اب حال واقعہ کے یونانی پہلو پر چلیئے۔ ظاہر ہے کہ محض ایک مجنون ہونیکی اونہون نے پیشتر اس کے کہ وہ لڑائی کرتے ضرور اس نوجکے اندازہ کا مقابلہ کرنے کے لیئے قطعی خیال کر لیا ہوگا۔ انکا طریقہ دیوانگی اطالیہ تجسس سے بہت دور نہین ہے۔ ترک سرحد تھیسلی پر اپنے مورّوثی دشمنون سے جو کسی وقت یونان کیطرح ترکون کی غلام اور انکی رعایا رہ چکے تھے۔ اور اب یونانیون ہی کیطرح اونکی ہر ایک مشکلات سے فائدہ اٹھانے اور گذشتہ مظالم کا بدلہ لینے اور اپنے ذہن نشین فوائد کے حاصل کرنے کے لیئے مشتاق رہنے مین گھرے ہوئے ہین۔ سرویا۔ بلگیریا۔ مانٹی نیگرو بھی ٹرکی پر حملہ کرنے کی وہی بواعث رکھتے ہین جو یونانی رکھتے تھے۔ ہر ایک جگہ اپنی حدود کے پرے یونانی اپنے ہزار ہا ہم مذہب اور ہم ملک آدمیون کو دیکھتے تھے کہ ایک اجنبی۔ کافر اور ظالم گورنمنٹ کا جوا بھینکنے کیلیئے بڑی بے صبری سے تلملا رہے ہین۔ اور اون کا ایک ہی وقت اس نئی جہاد مین شریک نہ ہونا اس امر پر محمول ہے کہ قومی رضا کو اون کے سرداروں اور وزراء کی ڈپلومیٹک۔ دور اندیشی نے روک رکھا۔ جو کہ اپنے پیرون کے باقاعدہ احکام کے جو یورپ کی بادشاہون ہی مین سے ہین فرمان پذیر ہین۔ رومانیا جرمن کے احکام کا پابند ہے۔ بلگیریا اور مانٹی نیگرو روس کے۔ اور سرویا روس اور آسٹریا کی سرپرستی مین ہے۔ لیکن آغاز جنگ کے وقت یونانی یہ امید کرنے کے ہر طرح حقدار تھے کہ یورپ کے جذبات اور سچے دین کا جوش اور صلیبون کی سورّوثی نفرت بادشاہونکی ڈپلومیسی یا دور اندیشی کے مقابلہ مین بہت زبردست ثابت ہوگی۔ اگر یہ ہاتھ بلقان ایک ہی وقت اپنی قسمت یونان کے ساتھ وابستہ کر دیتین تو جنگ کسی اور صورت مین واقع ہوتا۔

رومانیا کی فوج بوقت امن ۵۰۰۰۰ ہزار ہے اور ضرورت کے وقت ۸۰۰۰۰ ٹیریٹوریل فوج میدان مین لاسکتا ہے۔ بلگیریا کی فوج بحالت امن ۴۰۰۰۰ اور جنگ کے وقت ۲۰۰۰۰۰ ہوسکتی ہے۔ سرویا بھی اسیطرح ۲۰۰۰۰ اور ۱۰۰۰۰۰ فوج تیار کر سکتا ہے۔ مانٹی نیگرو کے پاس جو ریاستہائے بلقان مین سب سے چھوٹی ریاست ہے۔ کوئی باقاعدہ فوج نہین لیکن وہ ضرورت کے وقت ۵۰۰۰۰ بے قاعدہ فوج مہیا کر سکتا ہے۔ اسیطرح یہ دیکھا جا سکتا ہے۔ کہ یہ پانچ ریاستین ملکر ٹرکی کی نسبت جو وہ میدان مین لاسکتی ہے کہین زیادہ ہو سکتی ہین۔ مزید برآن کون کو دشمنون کے ملک مین جنگ کرنا پڑے گا جب کہ تمام صوبجات انکے پیچھے بغاوت کر رہے ہون گے۔ کوئی قیام گل نہ ہوگا اور سلسلہ رسل و رسائل مسدود ہوگا۔ اور کوئی بیڑہ جہازات خوراک اور ذخیرہ پہنچانیکے لیئے موجود نہ ہوگا۔ یونانیونکی پالیسی ظاہر تھی۔ یہ صرف ایک ٹھیراؤ تھا جب تک ریاستہائے بلقان مین قومی جوش پختہ نہ ہو جائے اور وہ کھلے طور سے اونکی طرف ہونیکا اظہار نہ کر دین۔ یہ بات لاریب ہو جاتی اگر یونانی اپنے خیال کو لحاظ سے استقلال سے مقابلہ کرتے اور لاریسا کو پلیونا کر دکھاتے۔ لیکن جس کھلبلی نے یہان اون کو قابو کیا یہ اونکی کوشش کے لیئے سخت مہلک تھی۔ اور من بعد وہ اپنی حالت سنبھالنے کے ناقابل ہو گئے۔ اس لیئے ہم کہ رہے ہین کہ یونانیون نے محض محتاج استقلال ہونے کی وجہ سے وہ موقعہ کھو دیا جس کی وہ کبھی امید کیئے تھے۔

اب یہ سوال کرنیکا وقت ہے کہ مشرقی کامردیما اس دلیرانہ جانداری کے غیر متوقع اور ناخوشگوار اظہار سے کیا حاصل کر رہا ہے۔ سلطان دانجی وہ وہ مطالبات کرنے مین جن کی اسے ضرورت ہے بہت مغرور نہین تاہم اس کی تمام صوبہ تھسلی سولہ کروڑ روپیہ اور رعایات بین الاقوام کی منسوخی کے مطالبات کسی قدر نہایت ہی قابل ہتک مین صرف سوال یہ ہے کہ کونسی سلطنت اس واقعہ کو کافی سخت قرار دیکر بند کریگی اور وہ پھر خود بخود اس سوال مین الجھ جائیگی کہ کونسی دو سلطنتین ایسا کرینگی۔ ایک پرجوش اخبار نے پچھلے دنون بیان کیا ہے کہ اتحاد یورپ کیا ہے وہ تین مطلق العنان دو غلام اور ایک نیم دل۔ اور یہ بالکل بجا کہا ہے مطلق العنانون مین سے ایک آسٹریا اور غلامون مین سے ایک انکی اتحاد ثلاثہ کے روسی جرمنی سے ملے ہوئے ہین۔ فرانس روس کا غلام ہے اور انگلستان لارڈ سالسبری کی اس قسم کی پولیسی کی وجہ سے کہ وہ تن تنہا کچھ نہین کرینگے جب تک سلطنتین متفق نہ ہون رکا ہوا ہے۔ اس لیئے صرف یہی دو نوجوان شہنشاہ ہین جو اس واقعہ کیلیئے کسی کام آسکتے ہین۔ اس کا کافی ثبوت اس امر سے ملسکتا ہے کہ سلطان نے سفیرون کے متفقہ نوٹ پر کوئی نوٹس نہین لیا اور زار روس کے پہلی ہی اشارے سے اسنے قطعاً جنگ بند کر دی ہے۔ جرمنی نے سلطان کو اول درجہ کے مدبر دیئے۔ اور روس نے مہربانی سے یا تو ہاے بلقان کو روکے رکھا

بات یہ ہے کہ آیا یہ دونون سلطنتین اپنی دستکاریون کے نتائج سے کافی طور پر ڈر گئی ہین۔ اس مہینے کے ہمعصر مین ایک نامہ نگار قسطنطنیہ سے دارالخلافہ کی اشیاء کی اندرونی جانب کو علانیہ علم اور سلطان سے ذاتی واقفیت کی وجہ سے عبدل کا یورپ کی عام رائے سے بہت ہی علیحدہ نظارہ پیش کرتا ہے لیکن یہ بھی اقرار کر لینا چاہیئے کہ یہ وہ شخص ہے جو نئی تازہ کارروائیون اور جنگ کی سخت آزمائش سے اپنی پالیسی کے قطعی انجام کے ساتھ نہایت مستقل رہا ہے۔

یہ نامہ نگار خیال کرتا ہے کہ عبدل اول درجہ کا ڈپلومیٹسٹ ہے جس کی کہ پیش نظر ایک بڑا خیال اور تہا ہی یعنے ہر ایک امر مین اسلام کا خلیفہ بننے کا خیال۔ اسی مطلب کیلیئے آرمینیا۔ ایشیا کوچک اور خاص قسطنطنیہ کے بازارون مین عیسائیونکا قتل کا اندازہ سوچکر کیا گیا ہے۔ ان ذریعے سے اسنے پہر ایک دفعہ اپنی مسلمان آبادی مین جوش پیدا کر دیا ہے اور انھین اسبات کا خیال دلا دیا ہے کہ عیسائی مسلمانون کے جو ایک جنگی دین ہے قدرتاً دشمن ہین دس ہزار عیسائی خاص قسطنطنیہ مین سفیرونکی آنکھون کے سامنے قتل کر دیئے گئے اور کوئی شخص منہ ایاب نہ ہوا۔ پہلی جگہ پر اس پالیسی کی دلیری اور دوسری جگہ پر اس کی کامیابی نے صرف اس کو اپنے ہی ملک کے مسلمانون کی نہین بلکہ تمام دنیا کے مسلمانون کی تعریف کو اپنی جانب کھینچ لیا ہے نیز ہندوستان ہی مین ابھی ابھی قدیر اس تعریف کی بڑا ہٹ کو جس سے اس محمڈن لارڈ کی کو مبارکباد دیگئی ہے سنا ہی۔

قصہ کوتاہ سلطان نے ایک نئی جوش کی پالیسی اختیار کی ہے اور طاقتین اس کی مقبوضات کو گاہے گاہے علیحدہ کرنیسے بے فکر رکھکر سیاست کے دکھنی مین مصروف رہی ہین کہ اس پالیسی نے مشرق کی مردہ رگون مین نئی زندگی پھونکدی ہے۔ لڑائی کے چھڑ جانیسے پیشتر ہمعصر کے نامہ نگار نے تحریر کیا تھا۔ کہ فوج کبھی ایسی مسلح نہ تھی اور نہ میدان مین ایسی مہم کے ساتھ ڈالی گئی تھی اور نہ ہی اسطرح پر اسباب بہم پہونچایا گیا تھا جیسا کہ گزشتہ چند ہفتون کے عرصے مین۔ ٹوارڈ نیلز کی مورچہ بندیان گزشتہ دو سال کی نسبت اب دگنی مضبوط ہین اور دیگر سرحدی قلعہ جات کرپ توپون سے خوب مسلح کیئے گئے ہین۔ اسیطرح قسطنطنیہ کی چٹلجا لائین کی مورچہ بندیان جو بحیرہ اسود سے بیکبار مرمرا تک پھیلی ہوئی ہے مضبوط اور مسلح ہین۔ سلطان کا یہ ارادہ ہے کہ جنگ کو روکے رکھے اور اپنی تمام تجاویز ڈپلومیٹک ہنرمندی سے نباہ چلا جائے لیکن وہ جنگ کی ضرورت کیلیئے تیار ہے اور اسی یقین دلا دیا ہے کہ جنگ کی تیاری کرنا امن کی ایک ضمانت تھی۔ سلطان کبھی ایسا مضبوط نہین ہوا جیسا کہ وہ اس وقت تھا۔ گذشتہ تین ہفتون کے واقعات سے اس اندازہ کی حرف بحرف تصدیق ہوتی ہے۔ اور اگر سلطان گذشتہ تین ہفتون سے پیشتر مضبوط تھا تو وہ اب کیا ہے جب کہ یونان تین ہفتون مین فتح کر لیا گیا ہے اور اسکی فوج کی جنگی شہرت پھر اعلےٰ درجہ پر قایم ہو گئی ہے؟

اب یہ سوال پوچھنا باقی ہے کہ ان دو شہنشاہون مین سے ہر ایک کو اس نئی اور مشرقی خوفناک سلطنت کو دلیری دینے سے اور کیا حاصل کرنا ہے۔ وہ بجیسا کہ جون سے کھلائے گئے ہین جو کہ بالکل انکے دائرہ قدرت سے باہر ثابت ہو گئی ہین۔ اور اب وہ دونو ایک ہی وقت اس نتیجہ پر پہنچتے معلوم ہوتے ہین کہ اب انہین زیادہ زبردست ٹرکی سے کچھ حاصل کرنیکی امید نہین ہے۔ بوجھی کہ وہ اس نتیجہ پر پہنچے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ لارڈ سالسبری بھی انکی تائید کریگا۔ اور جونہی کہ یہ تینون سلطنتین متفق ہو گئین تو پھر یہ ناممکن ہے کہ سلطان کسی طرح سے سوائے اس ڈپلومیسی کے جس سے وہ آجتک اپنا کام لیتا رہا ہے انکی مخالفت کرسکے۔ یہ صرف اسی وقت تھا کہ وہ کسی ایک یا دوسری سلطنت کو مداخلت کرنیکی مخالف کرا سکتا تھا اور اسی وجہ سے وہ سلامتی مین تھا۔ اسیطرح اسکی کامیابی اتحاد کو واسطے نجات ہی تین مطالبون مین سے جو اسنے کیئے ہین رعایات بین الاقوام کی منسوخی صرف یونان سے تعلق رکھتی ہے اور اس لیئے وہ غالباً قبول بھی کر لیجائیگی تاوان جنگ ایک کروڑ پونڈ یا سولہ کروڑ روپیہ کی رقم سے ٹرکش نوجکو زیادہ مضبوط بنانا ہوگا۔ اور اسلیئے غالباً طاقتین اسکی مخالفت کرینگی۔ ایم ریلی کا یہ اظہار کہ وہ کوئی تاوان جنگ ادا نہین کرینگی محض فضول ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ وہ ادا کرنیکی قدرت ہی نہین رکھتی اور واقعی انہین ایک کروڑ پونڈ حاصل کرنے مین تاوان جنگ کی ادائیگی کیواسطے بہت سی مشکلات پیش آئین گی۔ اسلیئے اسکا غالباً نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک قلیل سی رقم کے واسطے طرفین مین مصالحت ہو جائیگی باقی رہا قبضہ سو تھسلی تو سوال ہی نہین نہین لیکن تاحال پہاڑیون کے قبضے کے بارے مین سوچ و فکر کیگئی ہے۔ اور کیونکہ الاسونا پہلے ہی ٹرکی کو دیدیا گیا تھا اور وہ فی الحقیقت مرحد کی کنجی ہے اسلیئے اس نے تھوڑی وسعت پر کوئی خاص اعتراض

۱۹ مئی کے روزانہ ہمعصر سول مین ایک بڑی طول طویل چھپی شایع ہوئی ہے جس کا لب لباب بالتفصیل ہم ذیل مین درج کرتے ہین:-

"ترکی جرنیلون کے مقابلہ مین یونانی جرنیلون کی ناقابلیت"

"پچھلے خطا مین مین تحریر کر چکا ہون کہ میدان جنگ سے ضروری خبرین آنیکی بڑی امید ہے سو ویسا ہی ہوا کیونکہ جس وقت مین خطا روانہ کر چکا - اوسکے تھوڑی ہی دیر بعد مینے اخبارون مین بڑے موٹے موٹے حروف مین "ادہم پاشا کی واپسی" چھپا ہوا دیکھا - چونکہ تمام نامہ نگار جو کہ ترکی فوج کے ہمراہ ہین ادہم پاشا کی قابلیت حسن تدبیر کی تعریف مین ایک سا تھ رطب اللسان ہین - اس لئے انکے اچانک واپس بلائے جانے سے اس کے سوا اور کچھ سمجھ مین نہین آتا - کہ ترک تباہ کرنے کے لئے بڑھ رہے تھے واپس طلب کرنیکی دیوانگی ایسے وقت مین جبکہ فتح و شکست مین شک ہو اور پھر ایسے جرنیل کو واپس طلب کرنا - جسنے اپنی فوج کے ذریعہ سے تمام معترضین سے تعریف لی ہو کسی بڑی مصیبت کے آثار معلوم دیتے ہین - یورپ کا مرد بیمار جو اپنی اس آخری کوشش مین اپنی زایل شدہ طاقت کو حاصل کرنا چاہتا ہے - پھر ایک دفعہ سلطان محمل کی بدکرداری اور سازش سے اپنی سعی مین ناکام رہیگا - ادہم پاشا کی جگہ پلیونا کے بہادر غازی عثمان پاشا کی تقرری نے عین طوفان مین گھوڑے بدلنے کے خوفناک خطرہ کو کم نہین کیا تاہم مشیران سلطنت نے قسطنطنیہ مین ادہم پاشا کے تنزل کا بیڑا اٹھا لیا ہوا تھا - جس توقف کیوجہ سے ادہم پاشا کے دشمنون نے اسے ناقابلیت اور بزدلی کا الزام لگایا تھا وہ صرف اسی لئے تھا کہ یہ زبردست آدمی ترکی فوج کی قوت کو ایک مرکز مین لاکر اپنے دشمن پر حملہ کرنا چاہتا تھا - ادہم پاشا کو طلبی کا پیغام پہونچا - لیکن وہ پیغام فتح کی خوش خبری سنکر منسوخ کر دیا گیا - جسوقت اسکام کا انتظام مکمل ہوگیا تو یونانیون کو جو چکیون کی فتح کو بڑی رنگین عبارتون مین تحریر کر رہے تھے معلوم ہوگیا کہ جنگ ایک سائنٹیفک اصول پر بنا کیا گیا ہے - ان کے جرنیل ترکی فوج کے جرنیل کے مقابلہ مین ہیچ - اور انکی فوج ترکی فوج کے سامنے ناکارہ - جیسا کہ وہ درہ ملونا سے توپون کے گولون سے تباہ ہوکے بھاگے ویسا ہی وہ میدان ٹرناوس سے پیٹھ دکھا گئے - وہ لاریسا کی حفاظت نکر سکے اور اس بے سروسامانی سے بھاگ کھڑے ہوئے کہ انہین سر اور پاؤن کی خبر نہ رہی اور تھسلی کے زرخیز علاقہ پر ادہم پاشا قابض ہوگیا اس بے سروسامانی اور پراگندگی نے رہا سہا کام بھی بگاڑ دیا - درہ رودنی مین جسطرح یونانیونکی فوج میسرو نے ترکون کی فوج کو روکے رکھا - اگر انکا قلب بھی اسی طرح ادہم پاشا کے قلب کا مقابلہ کرتا رہتا جو پہاڑ کی سانپ جیسی دیوارون مین پیچ کھائے ہوئے تھا تو اوسکا واقعات جنگ پر بڑا ضروری اثر پڑتا - اگر یونانی اس درہ مین ادہم پاشا سے لڑتے اور اس درہ کی سلسلہ رسل و رسایل کو جسکا ہیڈکوارٹر لاریسا ہے توڑ دیتے تو ادہم پاشا کی حالت بہت ہی نازک ہو جاتی نہین اگر وہ صرف اڑے ہی رہتے تو اس صورت مین بھی اسکا سلسلہ رسل و رسایل کبھی خطرہ سے خالی نہوتا - لیکن جب یونانی فوج کا قلب پیچھے ہٹا دیا گیا تو یونانی فوج میسرہ کا سلسلہ رسل و رسایل توڑ دینے کا خطرہ جاتا رہا - کرنیل سمونیکی جو درہ رودنی مین یونانی فوج کا کمانڈر تھا ایک بہادر اور ہنرمند جرنیل ثابت ہوا - اسنے بھاگ جانیکے پہلے حکم کی کچھ پرواہ نہ کی - ایک اور حکم ہوا جسکی اسنے تعمیل کی اور اپنی فوج کو باقاعدہ واپس لاکر یونانی فوج میسرہ کی مدد کیلئے آن حاضر ہوا"

"تنزل"

"لیہسہ کونسل - گورنمنٹ ایتھنز - یونانی افسر - باقاعدہ یا بیقاعدہ فوج و النٹر - انمین سے کوئی ایک یونانی فوج کے لاریسا سے بھاگ جانیکا ذمہ وار ہو - تاہم یہ ایک نہایت ہی شرمناک اور افسوسناک واقعہ تھا جس سے تاریخ یونان کے صفحے ہمیشہ کے لئے سیاہ ہین گے - اس بھاگ جانیکو یا شکست کو مراجعت کے لفظ سے پکارنا اسے ایک ایسی نام سے نامزد کرنا ہے جس سے اسکا کچھ تعلق نہین - تمام دنیا کی فوجون نے کئی موقعہ پر اس انہی اور دیوانہ گھبراہٹ سے تکلیف اٹھائی ہے - جنگ فرانس و پرشیا مین ایک موقعہ پر جرمنی فوج اس گھبراہٹ سے بھاگ اٹھی تھی کہ اسنے توپ کے مونہہ اڑائے جانا قبول کیا لیکن مقابلے کے لئے اپنے قدم نہ جمائے - نیز انگریزی افواج مین بھی کئی بار ایسی ہل چل پڑ چکی ہے - ایک کارسپانڈنٹ جانبناہ گزیونمین جبکہ بیکس لوگ اور حیوان جنہین کہ عرب لوگ جب چاہتے کوڑے لگاتے اور چابک مارتے تھے جو میک نیل ذریعہ سے سواکم کی طرف لیجائے جا رہے تھے شامل تھا - بیان کرتا ہے کہ انکی حالت ایسی متوحش اور سہمی ہوئی نہتی جیسا کہ ان باقاعدہ اور بیقاعدہ فوج - والنٹیر - حکام ملکی - مرد - عورت اور بچون کی تھی - جبکہ وہ ایک دوسرے پر گرتے اور گری ہوئی کو پاؤن سے کچلتے - گروہ در گروہ لاریسا سے فرسالہ کیطرف بے سروسامانی سے بے حواس ہوکر بھاگ رہے تھے - اور طرفہ یہ ہے کہ نہ ہی تو کوئی دشمن انکا تعاقب کر رہا تھا اور نہ ہی کوئی دشمن میلون تک انکی نظر مین پڑتا تھا - ترکون کے خون کی پیاسی یونانی فوج جنہون نے سلاطین یورپ کی نصایح کی کچھ پرواہ نہ کی تھی اب اپنے ہی کے بل گری - یہ اپنی سب سے مضبوط موچون کی حفاظت نہ کر سکی اور ترکون کے مقابلہ سے صرف اسیواسطے خوف زدہ ہوگئی کہ چند آدمیون نے رات کیوقت بآواز بلند یہ کہنا شروع کر دیا تھا "ترکون نے ہمین آلیا" - یہ امر ہے جسکو مراجعت کے نام سے پکارا جاتا ہے"

"نامہ نگار"

اس جنگ روم و یونان کی ایک بڑی بہاری خصوصیت یہ ہے کہ لڑائی کے حالات قریباً قریباً مفقود الخبر ہین - جسوقت واقعی جنگ ہو رہی تھی اوسوقت فوج جانبین مین کوئی نامہ نگار موجود نہین تھا - گو پہاڑی ٹٹو پر سوار ہوکر دونون کے مشکل گذار رستون پر چڑھنے کے نقشے محب وطن دہقانون کے جنگی جوش کے بیشمار بیانات اور طرفین سے زخمیون اور قیدیون کے ساتھ طرز سلوک کی بے حساب تفصیلین شایع کیجا چکی ہین - مگر جہان تک جنگ کے حالات جو ہمین تار کے ذریعہ سے معلوم ہوئی ہین وہ صرف سرکاری رپورٹون اور خطون سے اخذ کر کے درج اخبار کئے جاتے رہے ہین - جنگ اکثر اتواب سے شروع اور سنگینون کے حملے پر ختم ہوتا رہا ہے - لیکن عموماً بندوقون سے - لیکن کسی حالت مین معلوم نہین ہوتا کہ نامہ نگار بوقت جنگ کسی طرف موجود ہون ..... اونہون نے اپنے اپنے اخبارون مین کوئی ایسا مضمون نہین بھیجا - جس سے وہ اپنا عندیہ خاطر خواہ ظاہر کر سکتے ہون - ڈیلی نیوز نے جسے آرکیبلڈ فوربس کے زمانہ سے لیکر آجتک اس کام پر ناز رہا ہے شاید اورون کی نسبت کچھ زیادہ لکھا ہو - گو ریوٹر اور ٹائمز کے نامہ نگارون نے جو لاریسا مین بال بال بچ گئے تھے اس نظارہ کی بہت خوفناک تصویر دی ہے - تاہم اس مختصر سی لڑائی مین یونانیون کی شکست اسقدر حیران کرنے والی نہین جسقدر جنگ کے نامہ نگارون کی فراری - اسکا باعث غالباً یہی ہو سکتا ہے کہ چونکہ جنگ سرحد پر بہت سے مقامات پر چھڑی ہوئی تھی اور نامہ نگار اکثر اس مقام پر جاتے تھے جہانکہ لڑائی کا زور ہو - اور وہ کسی مقام کی طرف اسوقت تک کوچ نکرتے تھے جب تک انہین معلوم نہوے کہ جنگ کا دلچسپ مرکز کس جگہ ہوگا اور جون ہی کہ ادہم پاشا نے کسی طرف ارادہ کیا وہ چیرتا ہوا یونانیون کے قلب تک جا پہنچا اور لڑائی ختم ہوگئی - جو کچھ باقی رہجاتا تھا وہ نامہ نگارون کے حصے آتا تھا - یعنی ایک مقام پر تو وہ شکست کے خطرات بیان کرتے ہین اور دوسرے مقام پر جنگ کے باقیماندہ مہیب آثارون کا ذکر چھیڑ دیتے ہین"

(باقی آیندہ)

مراسلات

روئیداد جلسہ اعانت مظلوم مسلمانان کریٹ بمقام علیگڈھ

ڈیر ایڈیٹر صاحب تسلیم۔ الحمدللہ جس امر کی طرف لاکھون مسلمانان ہند کی آنکھین لگی ہوئی تھین۔ وہ نہایت کامیابی کے ساتھ ظہور پذیر ہوا یعنے بتاریخ ۱۱۔ ذی الحجہ جامع مسجد علیگڈھ مین بعد نماز جمعہ ایک عظیم الشان جلسہ ستم رسیدہ اور ایتام اہل اسلام باشندگان جزیرہ کریٹ کی اعانت کے واسطے منعقد ہوا۔ پہلے سے اعلان مندرجہ ذیل چھپوا کر شہر مین تقسیم کرایا گیا تھا۔ لوگ نہایت اشتیاق کے ساتھ اشتہار کو پڑھتے تھے اور ایک دوسرے سے تعجب کے ساتھ کہتے تھے کہ الحمدللہ۔ کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے۔ حاجی ریاض الدین احمد صاحب سابق اتالیق نواب محمد نصراللہ خان صاحب بہوپال نے (جو حسن اتفاق سے علیگڈھ تشریف لائے ہین) اور حکیم مولوی محمد سراج الحق صاحب (جو ضلع علیگڈھ مین ایک عرصہ سے طبابت کرتے ہین اور ایک مشہور اور معزز شخص ہین) نے بڑی ہمت اور جرأت سے اس طلسم کو کہ سلطنت روم کی ہمدردی مین ہرگز کوئی جلسہ نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ گورنمنٹ ہند یا صاحب بہادر کلکٹر ضلع ناراض ہو جاوینگے۔ توڑا اور نہایت زور شور اور فصاحت و بلاغت سے حاجی صاحب نے اس فرضی خوف کو جو گورنمنٹ کے خوشامدیون نے مسلمانون کے دلون پر بٹھا دیا تھا دور کیا۔ اور سلطان المعظم اور گورنمنٹ انگریزی کے دوستانہ تعلقات کو اس خوبصورتی سے بیان کیا کہ ہر طرف سے صدائے سبحان اللہ اور مرحبا نکلتی تھی۔ حاجی صاحب نے دوران تقریر مین بیان کیا کہ سلطنت روم کے قیام سے تمام مسلمانان روئے زمین کی عزت کا قیام ہے جس طرح سے مسٹر گلیڈسٹون جنگ روم و روس کے وقت سلطنت روم کے دشمن تھے اور اسیطرح سے اب بھی ہین پھر کیا سبب ہے کہ مثل پہلے کے اب ہندوستان کے مسلمانون مین اپنے ہم مذہب بھائیون کی امداد کا جوش نہین ہے۔ علیگڈھ کے مسلمانون کی طرف مخاطب ہو کر بیان کیا کہ کیا وجہ ہے کہ سب سے پہلا جلسہ علیگڈھ مین کیا گیا اور کسی مقام پر نہین منعقد کیا۔ وجہ یہ بتلائی گئی کہ جس طرح سے سب سے پہلے علیگڈھ کے اہل اسلام نے جامع مسجد مین سلطان المعظم کے واسطے دعا مانگی تھی جسکی تقلید ہندوستان کے مختلف مقامات مین کی گئی۔ اسی طرح سے اس امر کی عزت بھی اہل اسلام علیگڈھ کو حاصل ہونی چاہیئے کہ مظلوم اہل اسلام کریٹ کی امداد کے واسطے سب سے پہلے باضابطہ کمیٹی علیگڈھ مین ہوئی۔ اونہون نے باواز بلند بیان کیا کہ مین جو دیکھتا ہون تو معلوم ہوتا ہے کہ گویا تمام مسلمان ہند کی ایسی حالت ہے جیسے کسی کو سانپ سونگھ گیا ہو۔ جس طرح سے سانپ کے کاٹے ہوئے کے علاج کے واسطے اکثر منتر پڑھنے والون کو طلب کیا جاتا ہے آج مین بھی منتر پڑھنے آیا ہون اور اوس مہر خاموشی کو جو مسلمانون پر بسبب جھوٹے خیال کے لگی ہوئی ہے توڑتا ہون۔ اونہون نے یہ بھی بیان کیا کہ خدا مسلمانان ہند پر آزمایش نہ ڈالے۔ ورنہ جو جو تکالیف شروع زمانہ مین مسلمانون کو ہوئین اگر اونکا عشر عشیر جیسے مسلمانون پر ہون تو نہ معلوم کیا حال ہو۔ وہ لوگ جو ہزارون روپیہ مقدمات اور خانہ جنگیون مین برباد کرتے ہین وہ مسلمان جو حکام کی خوشامد مین قوم کو غارت کر دیتے ہین وہ مسلمان جو حکام کے دباؤ مین آکر ہزارون روپیہ چندہ مین دیدیتے ہین۔ وہ مسلمان جو خدا اور رسول کا خوف نہ کر کے ہزارون روپیہ ناجائز کامون مین صرف کرتے ہین کہان ہین تشریف لائین اور اس نیک کام مین جس سے دین اور دنیا دونون کی عزت ہے حتی المقدور شریک ہون۔ اس وقت تک لارڈ سالسبری وزیر اعظم انگلستان کی مدبرانہ حکمت عملی سے تعلقات فیما بین دولت علیہ عثمانیہ اور گورنمنٹ انگریزی مین کسی طرح کا فرق نہین آیا ہے۔ پھر جبکہ انگلستان سے بہت سے انگریز والنٹیر ہو کر یونان کی فوج مین شریک ہو گئے ہین تو سخت افسوس ہے مسلمانان ہند پر کہ وہ اس وقت مین اگر ہندوستان چھوڑ کر ترکون کی امداد نہین کر سکتے ہین تو مالی امداد سے اُن یتیمون بیواؤن۔ اور مجروحین اہل اسلام یونان کی کیون نہین مدد کرتے۔ جو یونان کے دست تظلم سے خانمان برباد اور تباہ ہو گئے ہین۔ اور جنکی امداد کے واسطے خاص قسطنطنیہ مین ایک کمیٹی بصدارت دولتلو زہدی پاشا ناظر معارف (وزیر شرتو تعلیم) قایم ہوئی ہے (دیکھو اخبار طرابلس شام مطبوعہ ۲۵۔ ذیقعدہ) قسطنطنیہ کو ۱۰۰ ½ پونڈ کے منی آرڈر ایک وقت مین ہندوستان سے جا سکتے ہین۔ اس سے بہتر اور طمانیت بخش ذریعہ روپیہ بھیجنے کا کیا ہو سکتا ہے۔ آجکل ایک پونڈ قریب ۱۶ روپیہ کے ہوتا ہے۔ اخیر مین حاجی صاحب نے اخبار وکیل امرتسر مطبوعہ ۳ مئی سے وہ مضمون سنایا جسکو جناب حکیم امین الدین صاحب بیرسٹرایٹلا نے پشاور سے لکھا تھا اور جس مین مدلل طور سے کریٹ کے مظلوم مسلمانون کی امداد کے واسطے اہل ہندوستان کو ترغیب دی ہے۔ اور یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ اگر کوئی باضابطہ کمیٹی قایم ہوئی تو وہ اپنی جیب سے ایک ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کرتے ہین۔ اگر کسی مسلمان کو خوف ہو کہ اس چندہ دینے مین گورنمنٹ کیطرف سے عتاب ہو گا اور مجرم خیال کیا جاوے گا تو مین باعلان پکارتا ہون کہ مجھکو اور حکیم سراج الحق صاحب کو اس جلسہ کا بانی تبلا دیا جاوے۔ اور ہم سب سزا بھگتنے کے واسطے طیار ہین۔ یہ سنکر سب صاحبون نے بالاتفاق منظور کیا کہ فراہمی چندہ کے واسطے کمیٹی مقرر کیجاوے۔ اور اوسکے واسطے عہدہ دار اور اراکین جلسہ انتظامیہ مقرر ہون۔ حافظ بدیع الحسن صاحب سوداگر علیگڈھ کی تحریک اور حکیم رشید احمد صاحب رنبٹھوی کی تائید سے حکیم سراج الحق صاحب صدر نشین۔ حاجی ریاض الدین احمد صاحب سکرٹری۔ مولوی سعید احمد صاحب مالک محمڈن پریس و اخبار تہذیب علیگڈھ جائینٹ سکرٹری۔ سیٹھ شاہ پوری جی جنرل مرچنٹ علیگڈھ خزانچی چندہ مقرر ہوئے۔ صاحبان مندرجہ ذیل اراکین جلسہ انتظامیہ نامزد کئے گئے:۔

حافظ عبدالرحیم صاحب وکیل ججی علیگڈھ۔ حافظ بدیع الحسن صاحب سوداگر۔ حکیم رشید احمد صاحب۔ حاجی مردان خان صاحب۔ حکیم رفیع الدین صاحب۔ داروغہ امیر خان صاحب۔ مولوی محمد قایق۔

جس قدر روپیہ روزانہ جمع ہوا کرے گا مولوی سعید احمد صاحب جائینٹ سکرٹری کی معرفت خزانچی صاحب کے پاس بھیجدیا جایا کرے گا۔

خدا کا شکر ہے کہ یہ جلسہ نہایت خیر و خوبی سے ختم ہوا اور باواز بلند پکار دیا گیا کہ آیندہ جمعہ سے کارروائی چندہ کی شروع کیجاوے۔ خدا کرے ایسے جلسے ہندوستان کے مختلف شہرون مین منعقد ہون تاکہ غیر قومون کو معلوم ہو جاوے کہ مسلمانون مین ابھی تک اپنے برادران دینی کی ہمدردی اور اخوت اسلامی قایم ہے۔ کاش وہ مسلمان جو مسلمانون کے لیڈر خیال کئے جاتے ہین ایسے جلسون کی تائید کرین۔

راقم خیر خواہ اسلام۔ از علیگڈھ۔

سرسری ضلع حصار

جناب ایڈیٹر صاحب!

السلام علیکم۔ جناب کے اخبار کی پرزور تحریکون کی اثر سے جسطرح ہندوستان کی مختلف شہرون مین کریٹ کی مظلوم مسلمانون کی واسطے چندہ کی کارروائی شروع ہو گئی ہے اسیطرح یہان بھی چندہ کی ایک فہرست کھولدیگئی ہے۔ گو باضابطہ طور پر کوئی انجمن یا کمیٹی تو نہین بن سکی اور نہ کسی بڑے پیمانے پر کام شروع کیا گیا ہے لیکن خدا تعالی کے بھروسہ پر کام شروع کر دیا گیا ہے۔ آپ کو اور آپکی ناظرین اخبار کو یہ تو معلوم ہی ہے کہ اگر سارے ہندوستان مین نہین تو پنجاب بھر مین تو ضلع حصار سب سے زیادہ سقیم الحال اور سب سے زیادہ قحط زدہ ضلع ہے اور پھر خاصکر تمام ضلع مین تحصیل سرسہ اول نمبر کا مقام ہے کہ جہان قحط کا سخت اثر ہونیکی باعث بڑی بھاری مشکل پیش آرہی ہے اسی واسطے ایک ایسی مفلوک الحال مقام مین کسی چندہ کو جیسی کچھ کامیابی ہو سکتی ہے وہ ظاہر ہی لیکن خیال کیا گیا کہ نہ ہونیسے کچھ ہونا بہتر ہے۔ اور اس لئے چندہ مین جو رقمین لکھی گئی ہین وہ بہت ہی کم مقدار مین یہانتک کہ اکثر رقمین چار چار آنہ کی ہین جو خوشی کے ساتھ قبول کیگئی ہین کیونکہ اونکے دینے والے بیچارے غریب لوگ تھے۔ پس اس کارروائی سے بڑا مدعا تو عام لوگون مین نہی مظلوم مسلمان بھائیون سے ہمدردی کرنیکا خیال پیدا کرنا ہے خواہ وہ کسی مقدار سے ہو۔ اور ظاہر ہے کہ مقدار حسب مقدور ہی ہو گی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہندوستان کے

شہر و قصبہ مین عام طور پر دلی جوش کے ساتھ عثمانیہ سلطنت کی مظلوم و مفلوک رعایا اور خاصکر ترکون کے ساتھ ہمدردی کا عملی اظہار کیا جاوے۔

خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ پچھلے ہفتے سے اس قسم کی خبرین اکثر جگہ سے آنی شروع ہوگئی ہین پس اس صورت مین تمام ہندوستان سے چندہ کی مقدار بھی ایک معقول تعداد تک پہنچ جانے کی قوی امید ہے۔

چونکہ قحط کی نہایت مہلک آفت کی بدولت بیر نجات کا تمام علاقہ ویران ہوگیا ہے اس واسطے صرف قصبہ ہی مین عام لوگون سے کسیقدر چندہ لکھایا جاسکا ہے اور ابھی لکھایا جارہا ہے پس مین بسم اللہ کرکے نہایت خوشی اور شوق کے ساتھ ایک حقیر رقم یعنے پندرہ ۱۵ روپیہ جو اس وقت تک وصول ہوچکی ہین جناب کی خدمت مین بھیجنے کا فخر حاصل کرتا ہون۔ باقی جسقدر ہوسکے گا وصول ہونے پر انشاء اللہ تعالیٰ ارسال خدمت کرونگا

والسلام۔ خاکسار ایک مسلمان آرسرسہ

ندوۃ العلماء

ندوۃ العلماء کا گزشتہ سالانہ اجلاس ممالک مغربی و شمالی کے مشہور و سرسبز شہر بریلی مین جس شان و شوکت اور جوش و خروش کے ساتھ منعقد ہوا بیان کیا گیا ہے اوس سے محبان ندوہ کو جس قدر خوشی اور مسرت حاصل ہوئی ہر اوس کا اندازہ کچھ اونہین کے دل کرسکتے ہین کہ جلسہ مبارک جلسے کو مسلمانون کی دینی و دنیوی بہتری کا آلہ خیال کرتے ہین پنجاب کی اسلامی اخبار وکیل امرتسر چودھوین صدی نمبر اول پنڈی اور پیسہ اخبار لاہور مین جو مضامین جلسہ کی کیفیت اور حالت کے متعلق شائع ہوچکے ہین وہ ایسے مفصل و مشرح تھے کہ جن کے بعد اب ضرورت نہین ہے کہ گزشتہ جلسہ کی بابت کچھ لکھا جاوے۔ اب البتہ ضرورت ہے تو آئندہ جلسون اور عام طور پر ندوۃ العلماء کی بنیاد پختہ کرنیکے متعلق تحریر و تقریر کی ہے جس کیواسطے عملی طور پر کام کرنا ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ کا ایک قومی اور مذہبی فرض ہے چنانچہ گذشتہ جلسہ مین بھی زیادہ تر یہی کام ہوا ہے کہ آجتک منظور شدہ تجاویز کے اجراء کے متعلق کارروائی کیجائے۔ دارالعلوم کی قائمی اور محکمہ اشاعت اسلام کا اجرائے ۱۳۱۵ھ کے شروع مین ہوجائے اور بھی دو ایسی عظیم الشان اور عظیم المنفعت کام ہین کہ جن کے شروع ہوجانیکے بعد علانیہ نظر آنے لگیگا۔ کہ ندوہ کس چیز کا نام ہے۔ اور ندوہ جو آجتک ایک لفظ تھا اوس مین عملی قوت کس قسم کی ہے اور وہ کیا کرسکتی ہے اور کہانتک اپنے وجود سے اسلام اور مسلمانون کو فائدہ پہنچا سکتی ہے لیکن یہ کام کسی خاص گروہ یا چند شخصون کا نہین ہے۔ بلکہ تمام ہندوستان کے مسلمان جبتک دل و جان سے اسمین شریک اور ممد معاون نہین ہونگے تبتک کچھ نہین ہوسکتا۔ ہر ایک کام کیواسطے سب سے پہلے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اگر توجہ کی جائیگی تو صرف بیسون سے ایک ایک روپیہ اور ایک ایک روپیہ سے سینکڑون اور سینکڑون سے ہزارون لاکھون تک تعداد پہنچ سکتی ہے اور تعداد کا بڑھنا ہمیشہ لوگون کی کثرت پر ہوا کرتا ہے۔ پس اسیواسطے ندوۃ العلماء کے مقاصد پورے ہونیکے واسطے سارے ہندوستان کے مسلمانون کی مجموعی توجہ درکار ہے اور توجہ بھی ایک عام نے غرضانہ توجہ نہین۔ بلکہ خاص اشخاص توجہ کرین جس مین ہو نہ کسیکی ذاتی دباؤ یا اثر کا لگاؤ ہو اور نہ اپنی کسی ذاتی منفعت کا خیال۔ جو کچھ ہو خالصتہً للہ اور محض اپنی درماندہ قوم اور اسلام کیخیر منت کیواسطے ہو۔

بعض بے چین اور جلد باز لوگ ندوہ پر بھی یہی الزام لگاتے ہین کہ ندوہ تجویزین تو کثرت کے ساتھ منظور کرتی چلی جاتی ہے لیکن عملی طور پر ابتک ایک بات بھی پوری نہین ہوئی گو وہ لوگ متفقہ طاقت سے ہونیوالے کامونکی رفتار کا اندازہ نہین کرسکتے۔ کیونکہ فوراً ہی کام ہوجائے گا کہ جس کا مالک و مختار ایک شخص ہو اور پھر وہ بامقدور بھی ہو تو یہان نہ جاری کرنیوالا ایک شخص ہے اور نہ اسقدر مقدرت ہی ہے کہ تجویزون کے منظور ہوتے ہی جاری کردیجاوے لیکن پھر بھی کسی قدر اون لوگون سے متفق ہونیکے واسطے گنجایش ہے اور قوم کا بھی کام ہے کہ جو غرائض یا قابل اصلاح بات ہو اوس کو نیک نیتی کے ساتھ اپنے بزرگ عالمون اور قابل تعلیم مجلس کے اراکین یا کارکن کمیٹی کے سامنے پیش کرنے سے دریغ نہ کرے یا عام طور پر اخبارات مین بحث کی جائے تاکہ اراکین کمیٹی انتظامیہ اور عام مسلمان سب کو اس معاملہ پر غور کرنے کا موقع ملے۔

ہمارے سامنے جو دو ایک باتین بیان کیگئی ہین ہم اون کو لکھ دیتے ہین اور اسی واسطے لکھتے ہین کہ بہی خواہ اور کارکنان

ندوہ اوپر نظر ڈالین اور اگر وہ واقعی درست ہین تو اونکے متعلق مناسب کارروائی کیجاوے۔

ایک تو یہ بات بیان کیگئی ہے کہ نصاب تعلیم ایک ایسی بات تھی کہ جس کے منظور ہونیکے بعد فوراً علماء آمدہ بلا کسی قسم کے لیت و لعل خرچ کے ہوجاتا تھا یعنی جن جن عربی مدارس نے اپنے تئین ندوۃ العلماء کے سپرد کردیا ہے اون مین نصاب تعلیم مجوزہ ندوۃ العلماء یکمون نہ جاری کردیا جاتا۔ کیونکہ نصاب مین صرف یہی ہونا تھا کہ فلان فلان کتاب کی جگہ فلان فلان کتاب پڑھائی جاوے یا فلان نئی کتاب شروع کیجائے اور فلان بالکل خارج کردیجاوے وغیرہ وغیرہ پس اسمین سوائے اس کے اور کچھ ضرورت نہ تھی کہ مدرس کی متعین اور منتظمین کے ساتھ فوراً خط و کتابت کرکے بتایا جاتا کہ آپ یہ عملدرآمد شروع کردین۔

لیکن جہانتک یاد پڑتا ہے شاید ابتک کوئی نصاب منظور ہی نہین ہوا حالانکہ کئی نصاب غور کیواسطے مشتہر ہوئے مگر باضابطہ طور پر کوئی نصاب منظور ہوکر فیصلہ نہین ہوا کہ بس آئندہ سے مدارس زیر نگرانی ندوہ مین یہی نصاب جاری کردیا جاوے حالانکہ اون مدارس کیواسطے کہ جنہون نے اپنے تئین ندوہ کی سپردگی مین دیدیا ہے اور کیا ثبوت ہے اس امر کی ہوسکتی ہے کہ اونہون نے اپنے تئین واقعی ندوہ کے سپرد کردیا ہے نصاب منظور ہوکر اون مدارس مین بھیجدیا جانا چاہیے تھا کہ یہ [illegible] اور اسی کا ثبوت اس بات کا ہوتا کہ وہ مدرسہ واقعی زیر نگرانی ندوہ ہے ورنہ ابتک بہت سے مدرسون اور انجمنون کی طرف سے ندوہ مین سپاسنامے آچکے ہین کہ ہم اپنے تئین ندوہ کی نگرانی مین دیتے ہین۔ یا ہم متعاصد ندوہ سے متفق ہین۔ جو دارالعلوم ندوہ بنانا چاہتی ہے اوس مین داخل ہونے کے قابل وہی طالب علم ہوسکین گے کہ جو کچھ دن پہلے سے ندوہ کے نصاب کے موافق تعلیم پا رہے ہونگے۔

مدارس یا انجمنون کی طرف سے ایک دلخوش کن صرف لفظی تحریر ندوہ مین آجانیسے کام نہین چلیگا۔ بلکہ انجمنین اور مدارس ندوہ کے عضو بن جائین اور وہ اسطرح ہوسکتا ہے کہ ندوہ کے احکام کی عملی تعمیل شروع کردین تاکہ ندوہ کی اور چھوٹی چھوٹی غیر محسوس باتون پر آہستہ آہستہ بے معلوم طریقے سے متصرف ہوتی چلی جاوے۔

ندوہ جیسی ایک بڑی مجلس کا یہی کام ہوتا ہے کہ تجاویز منظور کرکے انکی اجرائے کی نگران حال ہو اور باقی تمام چھوٹی بڑی مجلسین اپنے اپنے کام مین اسطرح لگی رہین کہ جسطرح ندوہ نے ہدایت کردی ہے۔

لیکن یہ خیال نہ کیا جاوے کہ یہ بیان کرنیکے باعث صرف ندوہ نے ہی کوتاہی یا سستی کی ہے بلکہ قوم کے لوگون اور خود مدرسون یا انجمنون نے بھی سخت خاموشی اور لاپروائی اختیار کر رکھی ہے مشہور بات ہے کہ جس چیز کی قدر اور مانگ ہوگی ضرور ہے کہ وہ کبھی کسی طرح مہیا ہوجائیگی۔ پس اگر قوم اور مدارس یا انجمنین ندوہ کیواسطے کام یا کام کے طریقے ندوہ سے مانگتین تو ضرور ندوہ کو فکر کے ساتھ اونکی مطلوبہ کامونکی طرف توجہ کرنی پڑتی جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا کہ کوئی نہ کوئی تجویز ایسی ہوجاتی جو عملی تجویز کہلانے کی مستحق ہوتی۔ یہ ہم جانتے ہین کہ قوم مین کام کرنے والے بہت تھوڑے لوگ ہین۔ لیکن ضرورت بھی اسی بات کی ہے کہ کام کرنیوالے پیدا ہون اور جبتک کام کرنیوالے پیدا نہین ہونگے تو پھر کسطرح کام چلیگا۔

دوسری بات جو اسی ذیل مین ہمسے بیان کیگئی ہے اوسکی بابت ہم آگے چلکر ذکر کرین گے۔ پہلے یہ بتادینا ضروری ہے کہ کام کرنیکے واسطے کسی خاص قسم کے لوگون کی ضرورت نہین ہے گو یہ بات بھی ہے کہ ایک بااثر شخص اپنے ذاتی اثر اور ذاتی دباؤ سے بہت کچھ کام نکال سکتا ہے لیکن اگر ایک عام شخص بھی کام کے متعلق کچھ کرنا چاہے تو اوس کو بھی ایک معقول درجہ تک کامیابی ہوسکتی ہے۔ اور اسطرح عوام کے تھوڑے تھوڑے کام کی مقدار کسی ایک شخص کے کام کی مقدار سے بدرجہا زیادہ ہوجائیگی۔ اس سے یہ بھی نتیجہ نکالنا غلطی ہوگی کہ خاص خاص حالت کیطرف سے بے پروائی اختیار کرلی جاوے بلکہ جو شخص جس حیثیت اور جس حالت کا ہو اپنی حیثیت اور حالت کے موافق کام کرنیسے نہ چوکے آخر مین اگر مطلب بھی نکلتا ہے کہ عوام اور خواص غریب اور امیر بالاثر اور بے اثر کوئی بھی ندوہ کے مقاصد اور اوسکی تحریک سے چشم پوشی نہ کرے اور جب ایسا ہوجائیگا تب ہی کہا جاسکیگا کہ ایک قوم کی متفقہ کوشش کام کر رہی ہے۔ باقی رہا یہ کہ آیا متفقہ کوششین کیا کرسکتی ہین۔ اس کے متعلق کچھ کہنا تحصیل حاصل ہے کیونکہ سینکڑون مثالین دنیا کے مختلف حصون مین آجکل اور گذشتہ زمانہ دونون قسم کی موجود ہین جنپر ناظرین خود غور فرماسکتے ہین۔ (باقی آیندہ)

راقم خاکسار صادق بلند شہری

تار کی خبرین مختصر حواشی

کارزار یونان وٹرکی

مطالبات ٹرکی

لنڈن - ۱۶ مئی - بابعالی نے بجواب دول بیان کیا ہے کہ جبتک اسکے مطالبات یعنی ٹرکی سے صوبہ تہسلی کا الحاق اور دس ملین پونڈ (قریباً سولہ کروڑ روپیہ) بطور تاوان جنگ یونان ادا کردیا قبول نہ کرلے جنگ کا روکدینا ناقابل منظوری ہے - اور جب تک یہ شرائط منظور نہ کی جاوین گی ٹرکی فوج آگے بڑھتی رہیگی - ترکون کی کمک آپہونچی ہے - اب وہ ڈموکوس کی طرف جہان پچیس ہزار یونانی فوج جمع ہے بڑھ رہے ہین - ہراولون کے درمیان مٹ بھیڑ شروع ہوگئی ہے - ڈیوک اوف سپارٹا کا ایڈیکانگ پائیروز کو واپس آگیا ہے - جہان اسکا طنز آمیز نعروں سے استقبال کیا گیا -

یونان نے دول کے سامنے ایک نوٹ پیش کیا ہے جس مین وہ بیان کرتا ہے - کہ اپائیرس مین ہر کارروائی کے ترک ذمہ دار ہین - کیونکہ وہ آرٹا پر حملہ کرنیکی تیاریان کررہے تھے -

لنڈن - ۱۶ مئی - **دول و بابعالی** - سفرا متعینہ اسلامبول سلطان المعظم کو صلح کی شرائط کو ترمیم کرنیکے لئے ترغیب دینے کی کوشش کررہے ہین - یہ یقین کیا گیا ہے کہ سلطان المعظم انکے مشورہ کو بخوشی سننا چاہتے ہین - لیکن جنگی پارٹی نہایت زور دن مین ہے - تمام دول نے جسمین جرمنی بھی شامل ہے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ تہسلی کے الحاق کو روا نہ رکھا جاوے - کیونکہ ایسا کرنیسے تمام ریاستہائے بلقان مین شعلہ آتش بھڑک اٹھیگا - اگر سفرا صلح کی شرائط کو تبدیل کردینے مین ناکام رہے تو غالباً ایک یورپین کانفرنس منعقد کیجائے گی - گو روس اسکے انعقاد کا سخت مخالف رہے - +

یونانی کپتانونکے نام احکام - گریبورو پر ۵۵۸ یونانی جن مین ۳۳ - افسر ہین قتل ہوئے - یونانی آرٹا کیطرف پسپا ہوجانے پر مجبور کیے گئے - یہ بیان کیا گیا ہے کہ یونانی کمانڈرون کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ڈیفنسو (حفاظت) پر سخت کاربند رہین - (ان بہادروں کا ڈیفنس یہی ہے کہ جہان تک افواج بڑھتی دیکھی - دم دبا بھاگ کھڑے ہوئے - وکیل) +

روما ۱۵ مئی - چیمبر آف ڈیپوٹیز مین مارکوئس ڈی روڈنے کہا کہ گورنمنٹ البتھریا کے فوجی قبضہ کو صرف سودا تک ہی رکھنا چاہتی ہے - وہ کوئی اور ملک بڑھانا نہین چاہتی چونکہ برطانیہ کلان سے معاہدہ ہوچکا ہے اس لئے کسالا مصر کے حوالہ کردیا جاویگا - نیز گورنمنٹ نے انیس ملین لیٹر کا مطالبہ بھی کیا ہے (کیون ایک ہتی سخت کہانیسے چھکے چھوٹ گئے - وکیل)

لنڈن - ۱۸ مئی - **جنگ یونان وٹرکی** - صلح کی شرائط جو ٹرکی نے پیش کی ہین منجملہ انکے ایک یہ بھی ہے کہ یونان کے لئے معایات بین الاقوام منسوخ کردی جائین - یہ یقین کیا گیا ہے کہ سلطان المعظم کا مطالبہ اوس سے زیادہ ہے جس قدر کہ حاصل کرنے کی اونہین توقع ہے -

یہ خیال کیا گیا ہے کہ جرمنی ابتک قسطنطنیہ مین ایک علیحدہ پالیسی برتتا رہا ہے اور اب وہ سلطان المعظم کو ترغیب دے رہا ہے کہ وہ یونان کے صیغہ مال کے یورپین کنٹرول پر مصر رہین -

یونانی جنگ گریبورو مین اچھی طرح لڑے اور اختتام لڑائی تک متواتر چالیس گھنٹے زور آزمائی ہوتی رہی - اور کئی مقامات پر حملہ کرنیکو بہ بھوک اور تباہی سے آرٹا کی طرف بھاگ جانے پر مجبور کیے گئے - اسی طرح وہ فوجین جو پریوسیا اور نکوپولس کا محاصرہ کررہی تھین واپس لوٹ گئین - اور جہازون پر سوار ہوگئین ایم ریلی کو طاقتون کی طرف سے تیقن ہوچکا ہے کہ وہ ترکون کی پیشقدمی کو روکین گی - بشرطیکہ یونان اپنے بچاؤ پر ہی انحصار رکھے - لہذا یونانی کمانڈرون کو ایسا کرنیکی ہدایت کیگئی ہے +

لنڈن - ۱۸ مئی - ایڈمرل روڈسن کے سکواڈرن (جنگی بیڑہ جہازات) نے ایک مہینہ قیام کرنیکے بعد خلیج ڈیلیگوا کو چھوڑ دیا ہے +

لنڈن - ۱۸ مئی - **جنگ یونان وٹرکی** - کل تمام دن لڑائی ہوتی رہی - اگرچہ ترک بعض جگہ پسپا کردیئے گئے تاہم وہ یونانیون کی دائین جانب سے بڑھکر گھس آئے - یونانیون نے ڈموکوس کو چھوڑ دیا ہے اور اتھرس کے پہاڑونکی طرف پسپا ہوکر چلے جارہے ہین -

سفرائے متعینہ قسطنطنیہ نے اتوار کے روز ایک نوٹ کا مسودہ تیار کیا جس مین انہون نے مطالبات بابعالی کا ذکر تک نہین کیا اور دوبارہ صلح کیلئے درخواست کی ہے - مزید برآن یہ بھی تحریر کیا ہے کہ وہ یونان کو تباہ شدہ نہین دیکھ سکتے جبتک اسپر دستخط کرنے پر مائل ہوگیا ہے - اور اس لئے نئی کمیٹی منعقد ہوئی +

لنڈن - ۱۹ مئی - سلطان المعظم نے ادہم پاشا کے نام لڑائی روک دینے کا پیغام بھیجا ہے +

ایضاً - التوائے جنگ زار روس کی براہ راست سلطان المعظم سے اپیل کرنیکا نتیجہ ہے -

پیشتر ازین کہ ٹرکش نوٹ دربارہ شرائط کا جواب دیا جائے دول کانفرنس کرینگی جرمنی التوائے جنگ کے لئے اب دیگر دول کے ساتھ شامل ہونیکے لئے تیار ہوگیا ہے

قسطنطنیہ مین عام طور سے بیان کیا جاتا ہے کہ بلگیریا کسی قدر اپنی فوجین جمع کررہا ہے +

لنڈن - ۱۹ مئی - جلسہ جنیرل کونسٹی ٹیوشنل مین تقریر کرتے ہوئے لارڈ سالسبری نے کہا کہ جو صلح مابین یونان و ٹرکی ہوئی ہے وہ مسئلہ کی مشکلات مین کمی نہین کرتی - اور نیز یہ کہ طاقتین عیسائی اقوام پر سلطان المعظم کو فرمانروا ہونیکی اجازت نہین دے سکتین (خوب - عیسائی سلطنتین جہان چاہین ایشیا و افریقہ مین نہتے مسلمانون کو توپ و تفنگ کا شکار بنائین - انکی ریاستین اپنے قبضہ مین لے آئین - اگر وہ اپنی آزادی کے لئے واویلا کرین تو باغی ٹہرا کر پھانسی دیدیا جاوے - جلاوطن کیا جائے - اور انکی ملکیت کو اپنے باپ دادا کی جائیداد سمجھکر ضبط کرلیا جائے - ہم دول یورپ سے مدیانت کرتے ہین کہ اگر تمام مسلمان سلطنتین بھی اس بات پر متفق ہوجائین کہ آئندہ وہ کبھی مسلمان قوم پر عیسائیون کو حکمران نہ ہونے دینگے اور جہان جہان عیسائی مسلمانون پر حکمران ہین انہین انکی غلامی سے آزاد کردیا جائیگا - تو پھر لارڈ سالسبری ہی تمامین کہ ہند و مصر و افریقہ کے سلطان اس سے مستثنے رہ سکتے ہین - ہرگز نہین - لارڈ سالسبری اور اون کے گروہ کی اسی غلط پالیسی نے یورپین معاملات پر مذہبی روغن پھیر دیا ہے اور یہی غلط کاری تمام روئے زمین کے مسلمانون کو اپنے دین و مذہب کی حفاظت کیلئے متفق ہوجانے پر مجبور کررہی ہے - یہ پالیسی ملکہ معظمہ قیصر ہند کے اشتہار ۱۸۵۸ء کے مضمون سے کلیتاً متناقض ہے - مسلمانان ہند گورنمنٹ کو ویسے بھی خواہ اور وفادار ہین - مگر یہ کوتاہ اندیش پالیسی اونہین حد درجہ کی پریشانی کی حالت مین ڈال رہی ہے - ایسی نامعقول پالیسی نے مسلمانان دنیا کو اس خیال کی طرف مائل کردیا ہے کہ سلطنت ٹرکی کی تباہی اونکی تباہی ہوگی - اور گورنمنٹ تعصب مذہبی اور صلح پسندیکی پالیسی کو ایک ہی وقت مین قائم نہین رکھ سکتی - وکیل) +

نیز لارڈ سوصوف نے یہ بھی فرمایا کہ گو یونان کو سزا بھگتنی چاہیے لیکن اس کشت و خون کے مجرم دارالعلوم کے وہ ممبر ہین جنہون نے شاہ یونان کو تار دیا تھا -

بشہر و قصبہ مین عام طور پر دلی جوش کے ساتھ عثمانیہ سلطنت کی مظلوم و مفلوک رعایا اور خاصکر ترکون کے ساتھ ہمدردی کا عملی اظہار کیا جاوے۔

خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ پچھلے ہفتے سے اس قسم کی خبرین اکثر جگہ سے آنی شروع ہو گئی ہین پس اس صورت مین تمام ہندوستان سے چندہ کی مقدار بھی ایک معقول تعداد تک پہنچ جانے کی قوی امید ہے۔

چونکہ قحط کی نامبارک آفت کی باعث بیرنجات کا تمام علاقہ ویران ہو گیا ہے اس واسطے صرف قصبہ ہی مین عام لوگون سے کسیقدر چندہ لکھایا جا سکتا ہے اور ابھی لکھایا جا رہا ہے پس مین بسم اللہ کر کے نہایت خوشی اور شوق کے ساتھ ایک حقیر رقم یعنے پندرہ ۱۵ روپیہ جو اس وقت تک وصول ہو چکی ہین جناب کی خدمت مین بھیجنے کا فخر حاصل کرتا ہون۔ باقی جسقدر وصول ہونے پر انشاء اللہ تعالیٰ ارسال خدمت کرونگا

والسلام۔ ناظم ایک مسلمان از سرسہ

ندوۃ العلماء

ندوۃ العلماء کا گزشتہ سالانہ اجلاس ممالک جنوبی و شمالی کے مشہور و سربرآوردہ اشخاص کی شرکت اور جوش و خروش کے ساتھ منعقد ہوا بیان کیا گیا ہے اوس سے ممبران ندوہ کو جس قدر خوشی اور مسرت حاصل ہوئی ہو اوس کا اندازہ کچھ اونہین کے دل کر سکتے ہین کہ جلسہ مبارک جلسے کو مسلمانون کی دینی و دنیوی بہتری کا آلہ خیال کرتے ہین پنجاب کے اسلامی اخبار وکیل امرتسر چودھوین صدی اور پیسہ اخبار لاہور مین جو مضامین جلسہ کی کیفیت اور حالت کی متعلق شائع ہو چکے ہین وہ ایسے مفصل و مشرح تھے کہ جن کی بعد اب ضرورت نہین ہے کہ گزشتہ جلسہ کی بابت کچھ لکھا جاوے۔ اب البتہ ضرورت ہے تو آئندہ جلسون اور عام طور پر ندوۃ العلماء کی بنیاد پختہ کرنیکی متعلق تحریر و تقریر کی ہے جس کیواسطے عملی طور پر کام کرنا ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ کا ایک قومی اور مذہبی فرض ہے چنانچہ گذشتہ جلسہ مین بھی زیادہ تر یہی کام ہوا ہے کہ آجتک منظور شدہ تجاویز کے اجراء کی متعلق کارروائی کیجاوے۔ دارالعلوم کی قائمی اور محکمہ اشاعت اسلام کا اجرائے ۱۳۱۵ھ کی شروع مین ہو جاوے اور بھی وہ ایسی عظیم الشان اور عظیم المنفعت کام ہین کہ جن کے شروع ہو جانیکی بعد علانیہ نظر آنے لگیگا۔ کہ ندوہ کس چیز کا نام ہے۔ اور ندوہ جو آجتک ایک لفظ تھا اوس مین عملی قوت کس قسم کی ہے اور وہ کیا کر سکتی ہے اور کہانتک اپنی وجود سے اسلام اور مسلمانون کو فائدہ پہنچا سکتی ہے لیکن یہ کام کسی خاص گروہ یا چند شخصون کا نہین ہے۔ بلکہ تمام ہندوستان کی مسلمان جب تک دل و جان سے اسمین شریک اور مدد معاون نہین ہونگے تب تک کچھ نہین ہو سکتا۔ ہر ایک کام کیواسطے سب سے پہلے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اگر توجہ کی جائیگی تو صرف پیسون سے ایک ایک روپیہ اور ایک ایک روپیہ سے سینکڑون اور سینکڑون سے ہزارون لاکھون تک تعداد پہنچ سکتی ہے اور تعداد کا بڑھنا ہمیشہ لوگون کی کثرت پر ہوا کرتا ہے پس اسیواسطے ندوۃ العلماء کے مقاصد پورے ہونیکی واسطے سارے ہندوستان کی مسلمانون کی مجموعی توجہ درکار ہے اور توجہ بھی ایک عام نے غرضانہ توجہ نہین بلکہ خاص اشخاص توجہ ایسی جس مین بیرونہ کیسیکی ذاتی دباؤ یا اثر کا لگاؤ ہو اور نہ اپنی کسی ذاتی منفعت کا خیال۔ کچھ ہو خالصتہً للہ اور محض اپنی درماندہ قوم اور اسلام کیخیر و منفعت کیواسطے ہو۔

بعض بے چین اور جلد باز لوگ ندوہ پر بھی یہی الزام لگاتے ہین کہ ندوہ تجویزین تو کثرت کی ساتھ منظور کرتی چلی جاتی ہے لیکن عملی طور پر ابتک ایک بات بھی پوری نہین ہوئی گو وہ لوگ متفقہ طاقت سے چھونیوالے کامونکی رفتار کا اندازہ نہین کر سکتے۔ کیونکہ فوراً وہی کام ہو جائے گا کہ جس کا مالک و مختار ایک شخص ہو اور پھر وہ بامقدور بھی ہو تو یہان نہ جاری کرنیوالا ایک شخص ہے اور نہ اسقدر مقدرت ہی ہے کہ تجویز کے منظور ہوتے ہی جاری کر دیجاوے لیکن پھر بھی کسی قدر اون لوگون سے متفق ہونیکی واسطے گنجایش ہے اور قوم کا بھی کام ہے کہ جو غرض یا قابل اصلاح بات ہو اوس کو نیک نیتی کے ساتھ اپنے بزرگ عالمون اور قابل تعلیم مجلس کے اراکین یا کارکن کمیٹی کے سامنے پیش کرنے سے دریغ نہ کرے یا عام طور پر اخبارات مین بحث کی جائے تاکہ اراکین کمیٹی انتظامیہ اور عام مسلمان سب کو اس امر پر غور کرنے کا موقعہ ملے۔

ہمارے سامنے جو دو ایک باتین بیان کیگئی ہین ہم اون کو لکھ دیتے ہین اور اسی واسطے لکھتے ہین کہ بہی خواہ اور کارکنان

ندوہ اوپر نظر ڈالین اور اگر وہ واقعی درست ہین تو اونکے متعلق مناسب کارروائی کیجاوے۔

ایک تو یہ بات بیان کیگئی ہے کہ نصاب تعلیم ایک ایسی بات تھی کہ جس کے منظور ہونیکی بعد فوراً علماء آدھا کسی قسم کے لیے خرچ کے ہو سکتا تھا یعنی جن جن عربی مدارس نے اپنے تئین ندوۃ العلماء کے سپرد کر دیا ہے اون مین نصاب تعلیم مجوزہ ندوۃ العلماء کیمون نہ جاری کر دیا جاتا۔ کیونکہ نصاب مین صرف یہی ہونا تھا کہ فلان فلان کتاب کی جگہ فلان فلان کتاب پڑھائی جاوے یا فلان نئی کتاب شروع کیجائے اور فلان بالکل خارج کر دیجاوے وغیرہ وغیرہ پس اسمین سوائے اس کے اور کچھ ضرورت نہ تھی کہ مدرس کی متعین اور منتظمین کے ساتھ فوراً خط و کتابت کر کے بتلایا جاتا کہ آپ یہ عملدرآمد شروع کر دین۔

لیکن جہانتک یاد پڑتا ہے شاید ابتک کوئی نصاب منظور ہی نہین ہوا حالانکہ کئی نصاب غور کیواسطے مشتہر ہوئے مگر باضابطہ طور پر کوئی نصاب منظور ہو کر یہ فیصلہ نہین ہوا کہ بس آیندہ سے مدارس زیر نگرانی ندوہ مین یہی نصاب جاری کر دیا جاوے حالانکہ اون مدارس کیواسطے کہ جنہون نے اپنے تئین ندوہ کی سپردگی مین دیدیا ہے اور کیا ثبوت ہے اس امر کی ہو سکتی ہے کہ اونہون نے اپنے تئین واقعی ندوہ کے سپرد کر دیا ہے نصاب منظور ہو کر اون مدارس مین بھیجدیا جانا چاہیے تھا کہ یہ [illegible] اور اسیطرح کا کوئی ثبوت اس بات کا ہوتا کہ وہ مدرسہ واقعی زیر نگرانی ندوہ ہے۔ اور ابتک بہت سے مدرسون اور انجمنون کی طرف سے ندوہ مین سپاسنامے آچکے ہین کہ ہم اپنے تئین ندوہ کی نگرانی مین دیتے ہین۔ یا ہم تمام صفحہ ندوہ سے متفق ہین۔ جو دارالعلوم ندوہ بنانا چاہتی ہے اوس مین داخل ہونے کے قابل وہی طالب علم ہونگے کہ جو کچھ دن پہلے سے ندوہ کے نمونہ نصاب کے موافق تعلیم پا رہے ہونگے۔

مدارس یا انجمنونکی طرف سے ایک دلخوش کن صرف لفظی تحریر ندوہ مین آجانیسے کام نہین چلیگا۔ بلکہ انجمنین اور مدارس ندوہ کے اعضاء بن جائین اور وہ اسطرح ہو سکتا ہے کہ ندوہ کے احکام کی عملی تعمیل شروع کر دین تاکہ ندوہ کی اور چھوٹی چھوٹی غیر محسوس باتون پر آہستہ آہستہ بے معلوم طریقے سے متصرف ہوتی چلی جاوے۔

ندوہ جیسی ایک بڑی مجلس کا یہی کام ہوتا ہے کہ تجاویز منظور کر کے انکی اجرائے کی نگران حال ہو اور باقی تمام چھوٹی بڑی مجلسین اپنے اپنے کام مین اسطرح لگی رہین کہ جسطرح ندوہ نے ہدایت کر دی ہے۔

لیکن یہ خیال نہ کیا جاوے کہ ایسا نہ کرنیکے باعث صرف ندوہ نے ہی کوتاہی یا سستی کی ہے بلکہ قوم کے لوگون اور خود مدرسون یا انجمنون نے بھی سخت خاموشی اور لاپروائی اختیار کر رکھی ہے مشہور بات ہے کہ جس چیز کی قدر اور مانگ ہوگی ضرور ہے کہ وہ کہنی کسی طرح مہیا ہو جائیگی۔ پس اگر قوم اور مدارس یا انجمنین اپنے واسطے کام یا کام کے طریقے ندوہ سے نگاہتین تو ضرور ندوہ کو فکر کے ساتھ اونکی مطلوبہ کامونکی طرف توجہ کرنی پڑتی جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا کہ کوئی نہ کوئی تجویز ایسی ہو جاتی جو عملی تجویز کہلانے کی مستحق ہوتی۔ یہ ہم جانتے ہین کہ قوم مین کام کرنے والے بہت تھوڑے لوگ ہین۔ لیکن ضرورت بھی اسی بات کی ہے کہ کام کرنیوالے پیدا ہون اور جب تک کام کرنیوالے پیدا نہین ہونگے تو پھر کسطرح کام چلیگا۔

دوسری بات جو اسی ذیل مین ہمسے بیان کیگئی ہے اوسکی بابت ہم آگے چلکر ذکر کرین گے۔ پہلے یہ بتا دینا ضروری بات ہے کہ کام کرنیکی واسطے کسی خاص قسم کے لوگون کی ضرورت نہین ہے گو یہ بات بھی ہے کہ ایک با اثر شخص اپنے ذاتی اثر اور ذاتی دباؤ سے بہت کچھ کام نکال سکتا ہے لیکن اگر ایک عام شخص بھی کام کے متعلق کچھ کرنا چاہے تو اوس کو بھی ایک معقول درجہ تک کامیابی ہو سکتی ہے۔ اور اسیطرح عوام کے تھوڑے تھوڑے کام کی مقدار کسی ایک شخص کے کام کی مقدار سے بدرجہا زیادہ ہو جائیگی۔ اس سے یہ بھی نتیجہ نکالنا غلطی ہوگی کہ خاص خاص کیطرف سے بے پروائی اختیار کر لی جاوے بلکہ جو شخص جس حیثیت اور جس حالت کا ہو اپنی حیثیت اور حالت کے موافق کام کرنیسے نہ چوکے آخر مین اگر مطلب یہی نکلتا ہے کہ عوام اور خواص غریب اور امیر با اثر اور بے اثر کوئی بھی ندوہ کے مقاصد اور اوسکی ترویج سے چشم پوشی نہ کرے اور جب ایسا ہو جائیگا تب ہی کہا جا سکیگا کہ ایک قوم کی متفقہ کوشش کام کر رہی ہے۔ باقی رہا یہ کہ آیا متفقہ کوششین کیا کر سکتی ہین۔ اس کے متعلق کچھ کہنا تحصیل حاصل ہے کیونکہ سینکڑون مشالین دنیا کی مختلف حصون مین آجکل اور گذشتہ زمانہ دونون قسم کی موجود ہین جنپر ناظرین خود غور فرما سکتے ہین۔ (باقی آیندہ)

راقم خاکسار صادق بلند شہری

تار کی خبرین مختصر حواشی

کارزار یونان وٹرکی

مطالبات ٹرکی

لنڈن - ۱۶ رمئی - بابعالی نے بجواب دول بیان کیا ہے کہ جبتک اسکے مطالبات یعنی ٹرکی سے صوبہ تہسلی کا الحاق اور دس ملین پونڈ (قریباً سولہ کروڑ روپیہ) بطور تاوان جنگ یونان ادا کر دینا قبول نہ کرلے جنگ کا روکدینا ناقابل منظوری ہے - اور جب تک یہ شرائط منظور نہ کی جاوین گی ٹرکی فوج آگے بڑھتی رہیگی - ترکون کی کمک آپہونچی ہے - اب وہ ڈموکوس کی طرف جہان پچیس ہزار یونانی فوج جمع ہے بڑھ رہے ہین - ہراولون کے درمیان مٹ بھیڑ شروع ہوگئی ہے -

ڈیوک اوف سپارٹا کا ایڈیکانگ پائیروز کو واپس آگیا ہے - جہان اسکا طنز آمیز نعرون سے استقبال کیا گیا -

یونان نے دول کے سامنے ایک نوٹ پیش کیا ہے جس مین وہ بیان کرتا ہے - کہ اپائیرس مین ہر کارروائی کے ترک ذمہ وار ہین - کیونکہ وہ آرٹا پر حملہ کرنیکی تیاریان کر رہے تھے -

لنڈن - ۱۶ رمئی - **دول و بابعالی** - سفراء متعینہ اسلامبول سلطان المعظم کو صلح کی شرائط کو ترمیم کرنیکے لئے ترغیب دینے کی کوشش کر رہے ہین - یہ یقین کیا گیا ہے کہ سلطان المعظم انکے مشورہ کو بخوشی سننا چاہتے ہین - لیکن جنگی پارٹی نہایت زور دن مین ہے - تمام دول نے جسمین جرمنی بھی شامل ہے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ تہسلی کے الحاق کو روا نہ رکھا جاوے - کیونکہ ایسا کرنیسے تمام ریاستہائے بلقان مین شعلہ آتش بھڑک اٹھیگا - اگر سفراء صلح کی شرائط کو تبدیل کر دینے مین ناکام رہے تو غالباً ایک یوروپین کانفرنس منعقد کیجائے گی - گو روس اسکے انعقاد کا سخت مخالف رہے - +

یونانی کپتانونکے نام احکام - گریبورو پر ۵۵۸ یونانی جن مین ۳۳ - افسر ہین قتل ہوئے - یونانی آرٹا کیطرف پسپا ہو جانے پر مجبور کئے گئے - یہ بیان کیا گیا ہے کہ یونانی کمانڈرون کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ڈیفنسو (حفاظت) پر سخت کاربند رہین - (ان بہادرون کا ڈیفنس یہی ہے کہ جہان تک افواج بڑھتی دیکھی - دم دبا بھاگ کھڑے ہوئے - وکیل) +

روما ۱۵ رمئی - چیمبر آف ڈیپوٹیز مین مارکوئس ڈی روڈنے کہا کہ گورنمنٹ اریتھریا کے فوجی قبضہ صرف سودا تک ہی رکھنا چاہتی ہے - وہ کوئی اور ملک بڑھانا نہین چاہتی چونکہ برطانیہ کلان سے معاہدہ ہو چکا ہے اسلئے کسالا مصر کے حوالہ کر دیا جاویگا - نیز گورنمنٹ نے انیس ملین لیٹر کا مطالبہ بھی کیا ہے (کیون ایک ہی سکست کہانیسے چھکے چھوٹ گئے - وکیل)

لنڈن - ۱۷ مئی - **جنگ یونان وٹرکی** - صلح کی شرائط جو ٹرکی نے پیش کی ہین منجملہ انکے ایک یہ بھی ہے کہ یونان کے لئے رعایات بین الاقوام منسوخ کر دیجائین - یہ یقین کیا گیا ہے کہ سلطان المعظم کا مطالبہ اوس سے زیادہ ہے جس قدر کہ حاصل کرنے کی اوہین توقع ہے -

یہ خیال کیا گیا ہے کہ جرمنی آجتک قسطنطنیہ مین ایک علیحدہ پالیسی پر شاید رہا ہے اور اب وہ سلطان المعظم کو ترغیب دے رہا ہے کہ وہ یونان کے صیغہ مال کے یوروپین کنٹرول پر مصر رہین -

یونانی جنگ گریبورو مین اچھی طرح لڑے اور اختتام لڑائی تک متواتر چالیس گھنٹے زور آزمائی رہتی رہی - اور کئی مقامات پر حملہ کرنیکو بے بھوک اور تباہی سے آرٹا کی طرف بھاگ جانے پر مجبور کئے گئے - اسی طرح وہ فوجین جو پریویسا اور نکوپولس کا محاصرہ کر رہی تھین واپس لوٹ گئین - اور جہازون پر سوار ہو گئین

ایم ریلی کو طاقتون کی طرف سے تیقن ہو چکا ہے کہ وہ ترکون کی پیشقدمی کو روکین گی - بشرطیکہ یونان اپنے بچاؤ پر ہی انحصار رکھے - لہذا یونانی کمانڈرون کو ایسا کرنیکی ہدایت کیگئی ہے +

لنڈن - ۱۸ مئی - ایڈمرل روڈمن کے سکواڈرن (جنگی بیڑہ جہازات) نے ایک مہینہ قیام کرنیکے بعد خلیج ڈیلیگوا کو چھوڑ دیا ہے +

لنڈن - ۱۸ مئی - **جنگ یونان وٹرکی** - کل تمام دن لڑائی ہوتی رہی - اگرچہ ترک بعض جگہ پسپا کر دیئے گئے تاہم وہ یونانیون کی داہنی جانب سے بڑھکر گھس آئے - یونانیون نے ڈموکوس کو چھوڑ دیا ہے اور اتھرس کے پہاڑون کی طرف پسپا ہو کر چلے جا رہے ہین -

سفرائے متعینہ قسطنطنیہ نے اتوار کے روز ایک نوٹ کا مسودہ تیار کیا جس مین انہون نے مطالبات بابعالی کا ذکر تک نہین کیا اور دوبارہ صلح کیلئے درخواست کی ہے - مزید برآن یہ بھی تحریر کیا ہے کہ وہ یونان کو تباہ شدہ نہین دیکھ سکتے جرمنی اسپر دستخط کرنے پر مائل ہو گیا ہے - اور اس لئے نئی کمیٹی منعقد ہوئی +

لنڈن - ۱۹ مئی - سلطان المعظم نے ادہم پاشا کے نام لڑائی روک دینے کا پیغام بھیجا ہے +

ایضاً - اسٹوک - بنگ زار روس کی براہ راست سلطان المعظم سے اپیل کرنیکا نتیجہ ہے -

پیشتر ازین کہ ٹرکش نوٹ دربارہ شرائط کا جواب دیا جائے دول کانفرنس کرینگی جرمنی اٹھائے جنگ کے لئے اب دیگر دول کے ساتھ شامل ہونیکے لئے تیار ہو گیا ہے

قسطنطنیہ مین عام طور سے بیان کیا جاتا ہے کہ بلگیریا کسی قدر اپنی فوجین جمع کر رہا ہے +

لنڈن - ۱۹ مئی - جلسہ جونیر کونسٹی ٹیوشنل مین تقریر کرتے ہوئے لارڈ سالسبری نے کہا کہ جو صلح مابین یونان و ٹرکی ہوئی ہے وہ مسئلہ کی مشکلات مین کمی نہین کرتی - اور نیز یہ کہ طاقتین عیسائی اقوام پر سلطان المعظم کو فوائد ہونیکی اجازت نہین دے سکتین (خوب - عیسائی سلطنتین جہان چاہین ایشیا و افریقہ مین نہتے مسلمانون کو توپ و تفنگ کا شکار بنائین - انکی ریاستین اپنے قبضہ مین لے آئین - اگر وہ اپنی آزادی کے لئے دادویلا کرین تو باغی ٹہرا کر پھانسی دیدیا جاوے - جلاوطن کیا جائے - اور افنگی ملکیت کو اپنے باپ دادا کی جائیداد سمجھکر ضبط کر لیا جائے - ہم دول یوروپ سے درخواست کرتے ہین کہ اگر تمام مسلمان سلطنتین بھی اس بات پر متفق ہو جائین کہ آئندہ وہ کسی مسلمان قوم پر عیسائیون کو حکمران نہ ہونے دینگے اور جہان جہان عیسائی مسلمانون پر حکمران ہین انہین انکی غلامی سے آزاد کر دیا جائیگا - تو پھر لارڈ سالسبری ہی تمامین کہ ہند و مصر و افریقہ کے سلطان اس سے مستثنےٰ رہ سکتے ہین - ہرگز نہین - لارڈ سالسبری اور اون کے گرگون کی اسی غلط پالیسی نے پولیٹیکل معاملات پر مذہبی روغن پھیر دیا ہے اور یہی غلط کاری تمام روئے زمین کے مسلمانون کو اپنے دین و مذہب کی حفاظت کیلئے متفق ہو جانے پر مجبور کر رہی ہے - یہ پالیسی ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے اشتہار ۱۸۵۸ء کے مضمون سے کلیتاً متناقض ہے - مسلمانان ہند گورنمنٹ کی ولسے بھی خواہ اور وفادار ہین - مگر یہ کوتاہ اندیش پالیسی اونہین حد درجہ کی پریشانی کی حالت مین ڈال رہی ہے - ہی نامعقول پالیسی نے مسلمانان دنیا کو اس خیال کی طرف مائل کر دیا ہے کہ سلطنت ٹرکی کی تباہی اونکی تباہی ہوگی - کوئی گورنمنٹ تعصب مذہبی اور صلح پسندیکی پالیسی کو ایک ہی وقت مین قائم نہین رکھ سکتی - وکیل) +

نیز لارڈ موصوف نے یہ بھی فرمایا کہ گو یونان کو سزا ملنی چاہیئے لیکن اس کشت و خون کی مجرم دارالعلوم کے وہ ممبر ہین جنہون نے شاہ یونان کو تار دیا تھا -

بلگیریا اپنی فوجین جمع نہین کر رہا۔ مگر وہ صرف اپنی کارآمد ریزروکی طاقت کا امتحان کر رہا ہے +

لنڈن ۲۰ مئی۔ باب عالی اپنے مطالبات تھیسلی وتاوانِ جنگ کے بارے مین مصالحت کرنے پر رضامند ہے لیکن رعایا مین الاقوام کی منسوخی پر بڑے زور سے اصرار کرتا ہے۔

یونانیون نے ڈومکوس کو بڑی بہادری سے بچائے رکھا۔ ترک کی بالمقابل کا حملہ چند گھنٹون کی سخت لڑائی کے بعد بہت سے قتل کے ساتھ توڑ دیا گیا۔ رات کیوقت جب یونانیون کو یہ معلوم ہوا کہ وہ دشمن کی فوج مین گھر گئے ہین تو بہاگ کھڑے ہوئے +

لنڈن ۲۰ مئی۔ یونانیون کا تعاقب۔ ترک یونانیون کا تعاقب کر رہے ہین۔ آتھرس کے پہاڑون مین ترکون نے یونانیون پر حملہ کر کے انہین ایک مقام سے نکالدیا ہے۔

ڈومکوس کی لڑائی مین اطالیہ پلٹن فوج بھی شامل تھی۔ جمہوری ڈپٹی سگنور فراٹی میدان جنگ مین کام آیا۔ اور سوشلسٹ سگنور سپریانی سخت زخمی ہوا۔

قسطنطنیہ مین یقین کیا جاتا ہے کہ صلح کا عہدنامہ قطعی طور پر اس کانفرنس مین جو غالبًا پیرس مین منعقد ہوگی فیصل ہوگا +

لنڈن - ۲۱ مئی۔ التوائے جنگ۔ تھسلی اور اپائرس مین ایک ہفتہ کیلئے جنگ بند کر دیا گیا ہے +

آتھرس کے پہاڑون مین ترکون نے کئی گھنٹون تک یونانیون کا تعاقب کر کے انہین سخت پریشان کیا۔ طرفین کا بہت نقصان ہوا۔

التوائے جنگ کی خبر سنکر ترکون نے یونانیون کا تعاقب کرنا چھوڑ دیا +

لنڈن ۲۱ مئی۔ دارالعوام مین ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر کرزن نے بیان کیا کہ اٹلی نے اطلاع دی ہے کہ برطانیہ ورمصر کے آرام کے لیئے وہ کسیالا سے اطالین فوج کے واپس بلانیکا وقت تجویز کر رہی ہے۔ اس لیئے برطانیہ اس کی غور وپردخت کا شکریہ ادا کرتا ہے +

لنڈن ۲۱ مئی۔ دارالعوام نے سکول بل پاس کر دیا ہے +

لنڈن - ۲۱ مئی کا تار۔ یونان وروم۔ ڈومکوس سے ترکون نے جو تعاقب یونانی فوج کا کیا تھا اس مین یونانیون نے بہت فاش اٹھائی۔ صرف غیر ملک کی پلٹن نے مقابلہ کیا یونانی بہاگتے ہوئے تھرموپلی تک جا پہونچے جہان ڈیوگ اوسپارٹا نے اپنا ہیڈ کوارٹر قایم کیا باوجود اس امر کے کہ سلطان نے ادہم پاشا کو جنگ بند کرنے کے لئے منگل کے روز تار دیدیا تھا ترکون نے بدھ کی دوپہر تک لڑائی جاری رکھی +

لنڈن ۲۲ - مئی۔ بجزیرہ کریٹ سے خبر پہونچی ہے کہ وہان کے مسلمانون اور عیسائیون مین پھر فساد شروع ہوگیا ہے۔ فریقین نے بہت بڑا وطیرہ اختیار کر لیا ہے۔ چند عیسائیون نے سوڈا کے باہر انگریزی جہاز کے لفٹنٹ نیلسن پر حملہ کر کے اسے لوٹ لیا۔ اور مسلمانون کے ایک گروہ نے انگریزی اور فرانسیسی امیر البحرون پر جبکہ وہ سوڈا کے بازارون مین سیر کر رہے تھے گولیان چلائین لیکن خوش قسمتی سے کسی کو ضرر نہین پہونچا +

لنڈن بجوں ہوشہائے دول۔ دول عظام نے ٹرکی کو اسبات کی اطلاع دینے پر کہ تھسلی کا الحاق ناممکن ہے۔ مگر ہان سرحدی جنگی اصلاحات کی اجازت سے اتفاق کر لیا ہے۔ ٹرکی کو رقم تاوان جنگ مین کمی کر دینی چاہئے۔ لیکن رعایا مین الاقوام کو منسوخ نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ انکی ترمیم ہوسکتی ہے +

لنڈن ٹاؤن ہال کے افتتاح کے لئے ملکہ معظمہ شیفلڈ مین تشریف لیگئین جہان بڑی دھوم دھام سے انکا استقبال کیا گیا +

لنڈن - ڈایمنڈ جوبلی کے جشن مین شامل ہونے کے لئے کولونیل فوجین یہان ہر روز چلی آرہی ہین +

سینٹ پال کے گرجا مین انتظام کیا گیا ہے کہ اسکی زینون پر ایک تار برقی لگائی جائے جہانسے ملکہ معظمہ اپنی جوبلی کے شکریہ ادا کرنے کے دن اپنے تمام مقبوضات مین اپنی رعایا کو دست خاص سے پیغام بھیجین +

لنڈن ۲۲ - مئی - کرنیل چارلس برج ان خدمات کے صلہ مین جو اسنے جنوبی افریقہ مین کی ہین کمپینین اوف دی باتھ مقرر کیا گیا ہے +

مختلف خبرین

کراچی مین ۱۹ - مئی کو ڈایمنڈ جوبلی کے متعلق ایک جلسہ ہوا۔ اور قیصرہ ہند کی خدمت مین ایک ایڈرس پیش کرنے کی تجویز کی گئی اور اس موقعہ کی یادگار مین سول ہسپتال کے وسعت اور ترقی دینے کا ارادہ کیا گیا +

آگرہ مین ۱۷ - ماہ حال کو سخت ژالہ باری اور بارش ہوئی +

مولوی اقبال علی کے دوستون نے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کیخدمت مین ایک عرضداشت بدین التجا ارسال کی ہے کہ حضور قیصرہ ہند کے جشن ڈایمنڈ جوبلی کی تقریب پر مولوی صاحب کی سزا معاف کیجائے اور اذکو رہائی دیجائے +

علیگڈھ مین ۱۱ - ماہ ذالحجہ کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد مین ایک جلسہ اہل اسلام کا واسطے فراہمی چندہ برائے مظلوم مسلمانان کریٹ منعقد ہوا - حکیم مولوی سراج الحق صاحب صدر نشین مقرر کئے گئے - اور ریاض الدین احمد سکریٹری اور مولوی سعید احمد صاحب مالک محمڈن پریس علیگڈھ جائینٹ سکریٹری اور سیٹھ شاپورجی پارسی سوداگر علیگڈھ خزانچی قرار پائے - اگلے جمعہ سے کارروائی چندہ شروع کیجاویگی - ایک صاحب نے ایکسو پچیس روپیہ اور ایک صاحب نے چار سو روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے +

ٹائمز آف انڈیا لکھتا ہے کہ یکم ماہ حال کو مسٹر ونکٹ کرشنا نیندو نے جو ایک معزز نوجوان انگریزی تعلیم یافتہ ہندو جنٹلمین ہے صاحب ٹرکش قونصل مداس کی وساطت سے صاحب ٹرکش قونصل جنرل متعینہ بمبئی کی خدمت مین ایک درخواست بدین مضمون ارسال کی ہے - کہ میرا مصمم اور پختہ ارادہ ہے کہ ہز امپیریل مجسٹی سلطان ٹرکی کی فوج مین بطور والنٹیر شریک ہو کر جنگ روم ویونان مین جو اسوقت براعظم یورپ مین ہو رہی ہے خدمت کرون ساتھ ہی صاحب قونصل جنرل سے یہ بھی درخواست کی ہے کہ مجھے پروانہ راہداری دیا جاوے اور روانہ ہونے کیلئے ضروری بندوبست کر دیا جائے +

تازہ ترین خبرون سے معلوم ہوا ہے کہ سرحد افغانستان وایران پر روسی اور افغانی فوجون مین کسی قسم کی مٹ بھیڑ نہیں ہوئی - نہ ہی طرفین کا کوئی آدمی ہلاک ہوا ہے +

اخبار سول کو ایک دیسی ذریعہ سے خبر ملی ہے کہ جنرل غلام حیدر خان سپہ سالار افواج کابل کو جلال آباد سے اسمار جانیکا حکم پہنچا ہے - جہان بیان کیا جاتا ہے کہ قندہاری - خوگیانی اور سوفی رجمنٹون مین شعلہ فساد بھڑک اوٹھا ہے اور بہت سے آدمی قتل ہو چکے ہین - کہا جاتا ہے کہ سپہ سالار موصوف ایک رجمنٹ پیدل اور ایک دستہ فوج سوارون کا جلال آباد سے اپنے ہمراہ لے گیا ہے +

بمبئی کی کمیٹی وبا نے میڈیکل افسرون کو جو مختلف ضلعون مین مامور ہین ہدایت کی ہے کہ انکے ماتحت پلیگ سٹاٹون مین اگلے مہینے سے پچاس فیصدی کی تخفیف کر دینی چاہئے - کیونکہ وبا کا زور بہت کم ہوگیا ہے +

سیکرٹری اوف سٹیٹ نے غازی آباد مراد آباد ریلوے کا بنایا جانا منظور کر لیا ہے - لاگت کا تخمینہ ۸۲۲۹۰۰۰ روپیہ کیا گیا ہے +

سول کا نامہ نگار کابل سے تحریر کرتا ہے کہ کافرون اور امیر کی فوج کے درمیان پھر فساد ہوگیا ہے

یہ فساد ۱۸- ماہ حال کو کاموز واقعہ کافرستان مین شروع ہوا- کافرون نے ایک مسجد کو گراکر اسکے امام اور چند طالب علمون کو شہید کرڈالا ہے- کافر تلوارون اور تیر وکمان سے مسلح ہین- اور بیان کیا جاتا ہے کہ امیر کی جانب کے بہت سے آدمی کام آئے ہین- سنا گیا ہے کہ کافر چترال کی طرف بھاگ گئے ہین- کرنیل بہادر خان معہ تھوڑی سی فوج کے فساد مٹانے کے لئے بھیجا گیا ہے +

لاہور کے اخبار ہند واڈوکیٹ پر مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر و میونسپل کمشنر لاہور نے جو استغاثہ لائبل دائر کیا تھا اوسمین اڈیٹر و پرپرائیٹر اخبار مذکور کو ۵۰ روپیہ علیحدہ علیحدہ جرمانہ ہوا +

محمد افضل خان جو ولایت مین بیرسٹری کی تعلیم پاتے ہین اور ہندوستانی شہزادہ مشہور ہین-

۳۰- اپریل کو بذریعہ وارنٹ گرفتار ہوکر عدالت پولس مین پیش ہوئے- جرم یہ تہا کہ اونہون نے اپنی بیوی کو معہ بچہ کے چھوڑ دیا تہا- جو بیچاری غریب خانہ مین بسر کرتی تھی اونہون نے اس عورت سے کچھ عرصہ ہوا اسلامی طریق پر شادی کرلی تھی- جیار جینا (عورت) نے جسوقت شوہر کو بحیثیت مجرم کے عدالت مین کہڑا دیکھا بیہوش ہوکر فرش پر گر پڑی- شوہر پر بھی رقت طاری ہوگئی- عدالت نے ۴ گھنٹہ کی مہلت دی کہ اگر اس اثنا مین مجرم عورت اور بچہ کی پرورش کا خرچ جو غریب خانہ مین ہوا ہے ادا کردے اور آئندہ دونون کی پرورش اپنے ذمہ لے تو مجرم بری ہوجائیگا- چنانچہ میعاد عطا شدہ مین ایسا ہی ہوا- اور مجرم بری کردیا گیا +

دہلی مین رائے بہادر لالہ رام کشن داس- سی- آئی- ای نے اپنے صرف سے ایک تھیٹر ہال تعمیر کیا ہے

۱۹- مئی کو قریب چار بجے شام کے دہلی مین خفیف سا زلزلہ آیا +

سنا گیا ہے کہ گورنمنٹ نے مغلیہ خاندان کے اون وظیفہ خوارون کے وظیفہ مین جنہین پانچ پانچ چھ چھ روپے ماہوار ملتے ہین آئندہ چھ ماہ کے لئے ۲۰۰ روپیہ کا اضافہ کردیا ہے +

۲۱- مئی لاہور ڈبی بازار مین ایک شخص نے جو پرانا لوہا خریدا کرتا تہا کچھ پرانے شیل (پھٹنے والے گولے) خریدے- انمین قضا کا را ایک گولہ بدستور ٹھیک تھا- اس شخص نے اسکو کھولنا چاہا تھا- کہ گولہ بڑی سخت آواز کے ساتھ پھٹ گیا- اور اس شخص کے ٹکڑے ٹکڑے کردئے- اسیطرح

۱۶- ماہ حال کو شہر راولپنڈی مین ۷ بجے شام کیوقت متصل سرائے چودہری شیر سنگہ ایک سخت حادثہ وقوع مین آیا- ایک باغبان جو اوسی جگہ رہتا تھا کہیں سے ایک گولہ اوسکے ہاتھ لگ گیا اور نمعلوم کس صدمہ سے پھٹ گیا جس سے وہ باغبان سخت مجروح ہوا ہسپتال مین زیر علاج ہے +

۲۲- مئی- ٹریبیون تحریر کرتا ہے کہ بدھ کے روز صبح کے وقت ایک پٹھان دلی کے مختلف بازارون مین اشتہار چسپان کرتا رہا- کچھ دیر بعد جب ان اشتہارون کو پڑہا گیا تو معلوم ہوا کہ اسمیں مسلمانون کو کافرون کے برخلاف جہاد کرنیکی درخواست کی ہوئی ہے- پولیس تحقیقات کررہی ہے- لیکن ابھی تک اس پٹھان کا کچھ پتہ نہیں چلا +

ڈائمنڈ جبلی انسٹی ٹیوٹ کے لئے پنجاب مین چندہ ہورہا ہے سیالکوٹ مین ۳۵۰۰ روپیہ جمع ہوچکا ہے +

بیرا وسا کابلی ارمنی- لاہور کا بشب لینڈن کے ایک ہفتہ وار قومی اخبار مین مندرجہ ذیل مضمون شایع کراتا ہے :-

دو سو سال سے ایک چھوٹی سی ارمینون کی جماعت جو نادرشاہ کے ساتھ افغانستان مین آئے تھے کابل مین آباد تھی- انکی تعداد اب گھٹ کر بہت کم رہ گئی تہی- کچھ عرصہ ہوا کہ امیر نے انمین سے ایک اعلی عہدہ دار کو جو جلال آباد مین کارخانہ بارود کا سپرنٹنڈنٹ تھا اس غرض سے کلکتہ مین بہیجا کہ وہ اپنے ہموطنون کو جو وہان آباد ہین امیر کی ملازمت کو قبول کرنیکے لئے کہے اس سعی مین وہ بالکل ناکام رہا اور صرف دو آدمیونکو ورغلا کر اپنے ساتھ لے گیا- جو بہت ہی جلدی تنگ آگئے اور ہندوستان کو واپس لوٹ آئے- لیکن دو ماہ کا عرصہ ہوا ہے کہ امیر نے یکلخت ہی ارمینوں کو مطلع کردیا کہ اسنے انہین اپنی مملکت سے نکالدینے کا مصمم ارادہ کرلیا ہوا ہے- اسنے کہا "تمہارے ہموطنون نے میرے مذہب کے پیشوا کے برخلاف علم بغاوت کہڑا کیا ہے- اور مین تمہین زیادہ دیر تک یہان نہین ٹھہرنے دونگا" لہذا وہ مجبورًا ہمارے ملک مین چلے آئے- لیکن انہین یہ اجازت دیدی گئی تھی کہ وہ اپنے مال واسباب کو اپنے ہمراہ لیجا سکتے ہین- مین گذشتہ ہفتہ مین انسے پشاور مین ملاقی ہوا تھا- فی الحال وہ وہین ٹھہرے ہوئے ہین- وہ تعداد مین بائیس ہین اور امید کرتے ہین کہ گورنمنٹ انہین کچھ زمین عطا فرماکر اس قابل بنادیگی کہ وہ یہان قیام پذیر ہوسکین- مین افسوس کرتا ہون کہ ان مین بہتون نے ابہی تک بپتسما نہین لیا- اور صرف ایک ہی سے عہد لیا گیا ہے- سب کی زبان بول چال ہوئے دو کہ جو کسی قدر انگریزی بول سکتے ہین فارسی ہے کچھ عرصہ سے انکے اپنے گرجا کا پادری انہین میسر نہین ہوسکا- اور کابل مین انکی عبادت گاہ افغانستان کے جنگ ثانی مین تباہ کردیگئی تھی- میں انکی تعلیم کے اسباب مہیا کرنیکی امید کرتا ہون بشرطیکہ وہ حال کیطرح اسی مذہب مین رہین

لاہور کیطرح راولپنڈی صدر اور شہر مین بھی چند مختلف دوکانین مسلمانون کی جاری ہوگئی ہین اور عموماً مسلمان اون دوکانداروں سے سودا سلف خرید کرتے ہین اور یہ بھی سنا گیا ہے کہ ایک مالدار اور ذی عزت مسلمان اِن دوکاندارونکا معاون ہے وہ روپیہ کے علاوہ ان دوکانداروں کو حوصلہ دیتا ہے کہ ہوشیاری سے دوکانون کو بارونق کرو +

امیر کابل کی نسبت خیال ہے کہ وہ بھی جشن سنہ جلوس جناب ملکہ قیصرہ ہند کی یادگار مین کچھ لیکن ابتک یہ بات نہین معلوم ہوئی کہ ہز ہائینس کس قسم کی کارروائی کرین گے +

آریہ سماجیون کے لیکہرام یادگار فنڈ مین روپیہ دہڑا دہڑ آرہا ہے ۵۰ ہزار کا جمع ہونا مشکل نہین-

لنڈن مین نیشنل کانگریس کا اجلاس ناممکن ہے کیونکہ جولائی تک تمام تیاری نہین ہوسکتی-

لفٹنٹ گورنر بنگالہ کے قایم مقام عہدہ پر مسٹر سی- جی سٹیون صاحب مقرر کئے جاوینگے-

ہائیکورٹ کلکتہ مین بیگم شاہ اودھ مرحوم کی جایداد پر ڈیڑھ کروڑ کا مقدمہ دایر ہوا ہے-

مدراس مین منگیشار اڈ افسر آبکاری نمک ۱۸ ماہ قید سخت کی سزا سے بسفارش لوکل گورنمنٹ چھوٹ گیا +

۲۴- کو حضور وائسرائے سر جان وڈبرن صاحب کو شاہی ایوان مین تمغہ کے- سی- ایس- آئی پہنائین گے +

بمبئی و کراچی کی طرح سکھر کی آبادی بھی واپس آرہی ہے- ۱۷ سے غریب آباد بھی آباد ہوگیا +

حضور وائسرائے برہما گئے تو وسط نومبر کو رنگون مین پہونچین گے اور وہان سے منڈالے بھی جاوین گے +

کشمیر مین ضرورت سکہ کے لئے برٹش انڈیا کے پیسے قیمتی ۳۰ ہزار روپیہ منگوائے گئے +

پہلگام کشمیر مین اب کے ۴۰ یورپین وزیٹر سیر کرین گے انکے لئے حکم ہوا ایک مختصر بازار بنایا جاے +

ہماری ہمعصر جامع العلوم مرادآباد مین جن کے اڈیٹر ماسٹر انبا پرشاد صاحب ایف- ٹی- ایس ہین- ایک خاص اطلاع شایع ہوئی ہے جسکو ہم ناظرین وکیل کے ملاحظہ کے لئے درج اخبار کرتے ہین :-

ایک خاص اطلاع- جو اصحاب اخبار کی قیمت پیشگی بہیجین وہ ایک پیسہ بنام اڈیٹر اخبار وکیل امرتسر خط مین یہ لکہکر کہ چندہ امدادی مسلمانان کریٹ- ہمنجانب اخبار جامع العلوم مرادآباد بہیجدین اور تین روپیہ مجہی بہیجدین- اس اطلاع کی تعمیل آخر سال تک ہونی چاہئے- جو لوگ شاعت اخبار مین کوشش کرینگے ہم خرما وہم ثواب کے مصداق بنینگے- اسطرح قومی ہمدردی بہی ہوجائیگی- اور سال بہر تک اخبار بہی ہفت روزہ کو ملیگا ایسی خریدارونکو انعامی کتاب بہی حسب دستور دیجائیگی- گویا ۲۴ صفحہ کا اخبار دو روپیہ مین ملیگا منی آرڈر کا کوپن یا

اشتہار وکیل کی اطلاع بنام درج ہوگا- نیچر جامع العلوم +

صحت اور زندگانی کا مدار خون پر ہے

صحت اور زندگانی کا مدار خون پر ہے

قیمت فی شیشی خورد ۱ عدد ۸

قیمت فی شیشی کلان ۳ عدد

محصولڈاک خریدار کے ذمہ ہے

محصولڈاک خریدار کے ذمہ ہے

پیٹنٹ کمپنی استمال بنگال اردو و انگریزی دوائی کے ہمراہ ہدایتی فرمایشوں کی تعمیل پوسٹ پیکٹ و ریلوے پارسل وغیرہ ظلہ (اہور کی)

عرق عشبہ مرکب

سب سے اعلیٰ مصفی خون دوائی

یورپ کے موجودالوقت ڈاکٹر عرق عشبہ مرکب کو مندرجہ ذیل امراض کے دفعیہ کیواسطے لاثانی علاج قبول کر چکے ہین آتشک وجع المفاصل درد عصبی ورم غدود خنازیر خارش جسم۔ نقرس بلغمی اشوب چشم پھنسی پھوڑا و دیگر امراض جو خون کے بگاڑ کے باعث لاحق ہون۔ چنانچہ عشبہ و دیگر ادویات مروجہ ہندوستان کے خواص دریافت کرنیکے واسطے جناب قیصرہ ہند ملکہ معظمہ دام اقبالہا کے سکرٹری آف اسٹیٹ فار انڈیا نے مندرجہ ذیل مشہور اور تجربہ کار ڈاکٹرون کی کمیٹی منعقد کی۔

(۱) سر جے۔ رینلڈ سی۔ بی۔ ایف آر ایس انسپکٹر جنرل آف ہاسپٹلز لیٹ بنگال آرمی (پریزیڈنٹ)

(۲) سر ولیم اوشاگھنیسی بروک ایم۔ ڈی۔ ایف۔ آر۔ ایس۔

(۳) الگزنڈر گبن ایسکوایر۔ ایف۔ ایل۔ ایس۔ لیٹ بنگال آرمی۔

(۴) ڈینیل ہنری ایسکوایر۔ ایف۔ آر۔ ایس۔ ایف۔ ایل ایس

(۵) اتھامس تھامسن ایم۔ ڈی۔ ایف۔ آر۔ ایس۔

(۶) جاہن فوربز واٹسن ایم ڈی۔ ایم۔ ای۔ ایف۔ ایل۔ ایس

(۷) رابرٹ وایٹ ایم۔ ڈی۔ ایف۔ آر ایس۔ لیٹ مدراس آرمی

(۸) ایڈورڈ جاہن ورینگ ایم۔ ڈی ایم آر سی۔ پی ایف ایل ایس ممبر آفذی رائل کالج آف فیزیشنز آف لنڈن و سرجن افواج ملکہ معظمہ قیصرہ ہند و ہندوستان

مذکورہ بالا ڈاکٹرون نے عرق عشبہ کی یون تحقیق کی ہے عشبہ مصفی خون اور مقوی ہے عشبہ آتشک اور وجع المفاصل مزمن کیواسطے بڑی تعریف والا علاج ہے جگر کی کہنہ بیماریون اور جلدی امراض کیواسطے خصوصاً جو باعث آتشک کے پیدا ہوتے ہین بہت مفید ثابت ہوا ہے۔

ڈاکٹر سیموئیل فینوک ایم۔ ڈی۔ فیلو آفذی رائل کالج آف فزیشنز فزیشن ٹو دی لنڈن ہاسپٹل۔ عرق عشبہ مرکب آتشک کی بیماریون مین بڑا فایدہ بخش ہے اور تمام عوارض جو پارہ کے استعمال سے لاحق ہوئے ہون دور کرتا ہے۔

الیف ہارورڈ لسیجر ایف سی۔ ایس پریزامیڈ لسٹ اینڈ آرتھر آفذی السنٹس آف فارمیسی برٹش میڈیکل جرنل۔ عشبہ آتشک کیواسطے مفید رہے اور ڈاکٹر میرین سمس آتشک کی بیماری مین اسکو دیا کرتے ہین۔

ڈاکٹر تھامس ہاکس ٹینر ایم۔ ڈی ایف ایل ایس اور ڈاکٹر پرسی بولٹن ایم۔ ڈی کونسلٹنگ فزیشن ٹو دی برٹش ہوم عشبہ آتشک اور وجع المفاصل کیلئے عمدہ علاج ہے

پیٹر لسیکوایر ایف ایل۔ ایس لیٹ پریزیڈنٹ آفذی فارماسیوٹیکل سوسائیٹی میمبر آف دی برٹش فارماکوپیا کمیٹی۔ عشبہ مقوی اور مصفی خون ہے۔ یہ سیکنڈری سفلس مین نہایت مفید دوائی ہے اور دوسری سڈ ارلیکس اور اینون ڈاؤ مرکبات کیساتھ ملاکر کہنہ وجع المفاصل مین فایدہ بخش ہے اور نیز بہتے ہوئے پھوڑون اور نیز جسمانی بیماریون کا مسلم علاج ہے۔ عشبہ کے فواید اور خواص پر بہت بحث ہو چکی ہے۔ مگر بلاشک و شبہ جیسا کہ سارسپریلا ہے جو مندرجہ بالا اوصاف سے موصوف ہے۔

ڈاکٹر گراہم مصنف ڈومسٹک میڈیسن۔ عشبہ مصفی خون اور عرق آور فایدہ رکھتا ہے اور وجع مفاصل کہنہ خارش جسمی اور بدہضمی کی بڑھی ہوئی حالت مین اکسیر ثابت ہوا ہے اور میری رای مین واقعی اپنا نظیر نہین رکھتا۔

نام فرمایشین بنام **محمد امام الدین** منیجر وکٹوریہ میڈیکل ہال۔ ہال بازار **امرتسر** (پنجاب) ہونی چاہئین